## پاکستان کی قومی زبان اردو اور صرف اردو ہو گی قائداعظمؒ

**یوم نفاذ کے موقع پر ملک گیر اجتماعات**

قومی زبان اردو ملک کی دفتری، تعلیمی، عدالتی اور سائنسی و فنی ضروریات پوری کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

**رئیس جامعہ کراچی ڈاکٹر خالد عراقی**

قومی زبان کا نفاذ ہی قومی ترقی کا ضامن ہے
دستخطی مہم میں ہر باشعور پاکستانی کو حصہ لینا چاہیے

**رئیس وفاقی اردو جامعہ ڈاکٹر عارف زبیرک**

**اردو کا نفاذ نہ کر کے جج توہین عدالت کر رہے ہیں**

**چیف جسٹس (ر) جواد ایس خواجہ**

نفاذ قومی زبان تحریک پاکستان کا نامکمل ایجنڈا ہے

**عطاء الرحمن چوہان**
صدر
تحریک نفاذ اردو پاکستان

## نفاذ اردو میں اصل رکاوٹ کیا ہے؟

مقتدرہ قومی زبان کے سابق عہدیداروں کا اظہار خیال

**ڈیڑھ کروڑ دستخط کا ہدف جلد حاصل ہو جائے گا!**

شہر، شہر رضاکار دستخطی مہم چلا رہے ہیں

## قومی زبان کے نفاذ تک جدوجہد جاری رہے گی

1

دریائے سل کے کنارے قدرتی حسن اور پوٹھوہاری ثقافت کا منفرد امتزاج

# SIL VIEW CITY

سل ویو سٹی

بکنگ ایجنٹ رابطہ کریں

گنجان اور آلودہ ماحول سے نکل کر صاف، شفاف
اور پرسکوں علاقے میں جدید سہولیات سے آراستہ بستیوں کا قیام
تاکہ زندگی ماحولیاتی دباؤ کے بجائے قدرتی ماحول میں بسر کی جاسکے۔

## خصوصیات

- جدید ترین ٹاؤن پلاننگ کی خصوصیات سے آراستہ
- کشادہ سڑکیں اور پختہ گلیاں
- سیوریج
- واٹر سپلائی
- سکول، ہسپتال، مساجد، کمیونٹی سینٹرز، لائبریری
- مین کمرشل سینٹر کے علاوہ ہر سیکٹر میں منی مارکیٹ
- جاگنگ ٹریکس
- فول پروف سیکورٹی سسٹم
- غبائی کا جدید ترین نظام
- سوئمنگ پول

## افتتاح سے قبل تعارفی قیمت سے فائدہ اٹھائیں

رابطہ

03475399241

silviewcity@gmail.com

تحریک نفاذ اردو پاکستان کا ترجمان

# مجلہ نفاذ اردو

مارچ2020

## فہرست



مضامین، سرگرمیوں کی خبریں، مراسلات اور تجاویز بذریعہ ای میل اور واٹس ایپ ہر ماہ کی 25 تاریخ تک ارسال کریں




تحریک نفاذ اردو پاکستان ایس-200، ملک آباد شاپنگ مال، مری روڈ، سٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

www.tnupak.com, Fb/ TNUPAK, Twitter/ TNUPAK, Email. tnupak@gmail.com

# اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیام پاکستان کے فوری بعد قومی زبان کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے اتفاق رائے سے طے پایا گیا تھا۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے 25 فروری 1948 کو اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا تھا۔ 1956 اور 1962 کے دساتیر میں بھی اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا تھا۔ دستور 1973 میں شق 251 کے مطابق اردو پاکستان کی قومی زبان قرار پائی اور نظام مملکت کو انگریزی سے اردو میں منتقل کرنے کے لیے پندرہ سالوں کی مدت طے کی گئی۔ 1979 میں جنرل ضیاء الحق نے پہلی بار نفاذ اردو کے لیے عملی کوشش کی اور مقتدرہ قومی زبان کا ادارہ کام کر کے دفتری، تعلیمی اور عدالتی ضروریات کے مطابق اردو میں متبادل نظام واضح کیا جائے۔ مقتدرہ نے 1983 تک دن رات محنت کر کے حکومتی ضروریات کے مطابق سارا نظام اردو میں منتقل کرنے کا کام مکمل کر لیا۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر سرکاری ملازمین (عملہ اراکین و افسران) کو اردو میں دفتری امور کی انجام دہی کی تربیت کا انتظام کیا گیا۔ جنرل ضیاء الحق قومی زبان کے نفاذ میں گہری دلچسپی رکھتے تھے، ان کی اچانک وفات کی وجہ سے مقررہ مدت کے اندر قومی زبان کا نفاذ نہ ہو سکا۔ ان کے بعد آنے والے حکمرانوں نے نفاذ اردو کا معاملہ غیر معینہ مدت کے لیے کھٹائی میں ڈال دیا۔

عوامی مطالبات پر جب توجہ نہ دی گئی تو عدالتی چارہ جوئی کی راہ اختیار کی گئی۔ عدلیہ نے بھی حکومتی طرز عمل اختیار کیا اور 2002 میں دائر کیے گئے مقدمات دس بارہ سالوں تک حیلوں بہانوں سے موخر ہوتے رہے۔ بلآخر 8 ستمبر 2015 کو چیف جسٹس جواد ایس خواجہ نے دستور کی شق 251 پر پوری قوت سے فوری طور پر نفاذ کا حکم جاری کیا۔ جب تک چیف جسٹس جواد ایس خواجہ اپنے منصب پر فائز رہے حکومت نے عدالتی فیصلے پر کسی نہ کسی انداز میں عمل درآمد جاری رکھا۔ جسٹس خواجہ کی ریٹائرمنٹ کے بعد عدلیہ اور حکومت نے قومی زبان کو ایک بار پھر سرد خانے میں ڈال دیا۔

فرامین قائد اعظم، دستور کی منشاء اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود اشرافیہ قومی زبان اردو کے نفاذ میں مسلسل رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم تعلیمی، معاشی، معاشرتی، سماجی اور سیاسی میدانوں میں مسلسل ناکامیوں سے دوچار ہو رہے ہیں۔ معیار تعلیم اس حد تک گر چکا ہے کہ ملازمتوں کے امتحانات میں پاس ہونے والوں کا تناسب دو یا تین فیصد تک رہتا ہے۔ اس کے باوجود ارباب حل و عقد قوم کو مزید جہالت اور پسماندگی کی چکی میں الجھائے رکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی نسلیں بین الاقوامی تعلیمی اداروں سے پڑھ لکھ کر امور مملکت پر قابض رہ سکیں اور کسی غریب پاکستانی کا بچہ ان کے مقابلے میں نہ آ سکے۔

ہم قومی زبان کے نفاذ کو تحریک پاکستان کے نامکمل ایجنڈہ سمجھتے ہیں اور پوری قوت سے ملک بھر میں عوامی بیداری اور حکومت پر دباؤ بڑھانے پر کام کر رہے ہیں۔ نفاذ اردو کی قرارداد پر گلی کوچوں میں دستخطی مہم جاری ہے اور ان شاء اللہ جلد ڈیڑھ کروڑ دستخطوں کا ہدف پورا کر کے ایوان اقتدار میں پیش کریں گے اور پھر دیکھیں گے کہ اتنی بڑی عوامی رائے کو کون نظر انداز کرتا ہے۔ ہم نفاذ قومی زبان کے لیے اتنے ہی پر امید ہیں جتنے کل سورج طلوع ہونے پر ہیں اور ان شاء اللہ اپنی منزل پا کر رہیں گے۔

(عطاء الرحمن چوہانؔ)

صدر / مدیر اعلیٰ

31 مارچ 2020

# تحریک نفاذ اردو پاکستان

**قیام** تحریک نفاذ اردو پاکستان جنوری 2016، اسلام آباد میں عطاء الرحمن چوہان نے قائم کی۔ اس کے تاسیسی اراکین میں محمد اسلم الوری، محمد اسلام نشتر، سید مطاہر علی زیدی، سید اویس بن لطیف، عامر شہزاد اور سید مسعود کاظمی شامل تھے۔

## اغراض و مقاصد

- بانی پاکستان قائد اعظمؒ کے فرمان، دستور پاکستان کے تقاضوں اور عدالت عظمٰی کے فیصلے کے مطابق عدلیہ، مقننہ، انتظامیہ اور افواج پاکستان سمیت تمام سرکاری، نیم سرکاری اور غیر سرکاری اداروں اور ہر شعبہ زندگی میں قومی زبان اردو کا نفاذ اور غیر ملکی زبان (انگریزی) کے ناجائز تسلط خاتمہ۔
- قومی اور علاقائی زبانوں کی ترویج و اشاعت اور تحفظ۔
- قومی زبان میں دفتری، تعلیمی و تدریسی فرائض کی انجام دہی کے لیے افراد کار کی تیاری۔

## لائحہ عمل

تحریک نفاذ اردو پاکستان اپنے اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے درج ذیل سرگرمیوں کا انعقاد کرے گی:

- ذرائع ابلاغ کے موثر استعمال کے ذریعے قومی زبان کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور غیر ملکی زبان کے غاصبانہ قبضے سے نجات کے لیے رائے عامہ کو منظم کرنا۔
- مذاکروں، مباحثوں، جلسوں، دستخطی مہمات اور پیدل مظاہرات (واک) کے ذریعے نفاذ اردو کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔
- وفاقی اور صوبائی حکومتوں، سرکاری، نیم سرکاری اور نجی اداروں کو نفاذ اردو کے لیے متوجہ کرنا۔
- غیر ملکی زبان کے تسلط کے خاتمے اور قومی زبان کے نفاذ کے لیے دستوری، اخلاقی اور قانونی بنیادوں پر عملی جدوجہد کرنا۔
- قومی زبان کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں کی ترویج و اشاعت کے لیے اقدامات کرنا۔

جس ملک میں انگریزی جاننے والوں کی تعداد دو فیصد بھی نہیں،

اس پر انگریزی مسلط کرنے کا آخر کیا جواز ہے؟

# منصوبہ عمل۔۔۔جنوری تامارچ2020

**ترجیحات:** 1۔ تنظیمی استحکام اور توسیع　　2۔ دستخطی مہم　　3۔رائے عامہ کی بیداری

**مرکز** تنظیم: پنجاب میں پانچ، سندھ پانچ، خیبر پختون خواہ پانچ، بلوچستان دو، آزاد کشمیر اور گلگت کے دو اضلاع میں تنظیم سازی مکمل کرنا

- دستخطی مہم۔۔۔50 دستخطی کمیٹیاں قائم کرنا/دستخط شدہ فارم جمع کرنا
- رابطہ حکومت۔۔وزیر اعظم اور وزراءاعلیٰ، کابینہ ڈویژن، اسٹبلشمنٹ ڈویژن، اٹارنی جنرل، وفاقی پبلک سروس کمیشن، اعلیٰ تعلیمی کمیشن کو یادداشتیں پیش کرنا اور ذمہ داران سے ملاقاتوں کا اہتمام کرنا۔
- عدالتی چارہ جوئی۔۔۔اسلام آباد اور سندھ عدالت عالیہ میں مقدمات دائر کرنا۔ ویب سائٹ اور یوٹیوب چینل کو مزید فعال بنانا۔
- نفاذ اردو کانفرنس کا انعقاد (مارچ/اپریل) میں کرنا۔　　کالم نگاروں، اینکر پرسنز اور مدیران اخبارات سے ملاقاتوں کا اہتمام کرنا۔
- پیشہ ورانہ تنظیموں سے موثر رابطے کی حکمت عملی وضع کرنا۔(بار کونسل، علمائے، طلبہ، اساتذہ، واپڈا، ریلوے و دیگر مزدو تنظیمات)
- سیاسی جماعتوں کے مرکزی قائدین سے ملاقاتوں کا اہتمام کرنا۔　　ڈیجیٹل ماہنامے کا اجراء

**اضلاع** ضلعی عہدیداروں کے ماہانہ اجلاس کو یقینی بنائیں گے۔

- تحصیل کی سطح پر تنظیم سازی
- ایوان ہائے صنعت و تجارت/انجمن تاجراں کو یادداشتیں پیش کریں گے اور ملاقاتوں کا اہتمام
- مذہبی، سیاسی اور سماجی پیشہ ورانہ تنظیموں (انجمن تاجراں، مزدو یونینوں، طلبہ تنظیموں، اساتذہ کی تنظیموں، علمائے کرام) کو متحرک کرنا۔
- ضلع صدر مقامات پر نفاذ اردو کانفرنس کا انعقاد کریں گے۔
- ذاتی اور عوامی/پبلک ٹرانسپورٹ پر نفاذ اردو کے لیے بینرز اور سٹیکرز آویزاں کروانا۔فی ضلع 500 گاڑیاں
- جامعات، ڈگری کالجوں، ہائی سکولوں(مرد/خواتین) اور یونین کونسل کی سطح پر نفاذ اردو کمیٹیاں قائم کریں گے۔

**ذرائع ابلاغ** وفاقی، صوبائی اور ضلع سطح پر پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذمہ داروں سے ملاقاتیں اور انہیں نفاذ اردو کے لیے متحرک کیا جائے گا۔

- اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم (ویب سائٹ، فیس بک پیج، فیس بک گروپ، ٹیوٹر اور یوٹیوب) کو متحرک کرنے کے لیے ضلع وار کم از کم پانچ افراد پر مشتمل سوشل میڈیا ٹیم بنائی جائے گی۔جو مرکزی شعبہ کی معاونت کرے گی اور ضلعی سرگرمیوں کے ابلاغ کے لیے کام کرے گی۔
- معاشرے کے بااثر افراد کے ویڈیو کلپ بنا کر ہر سطح پر نشر کیے جائیں گے۔
- مقامی اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کے اداروں کے ساتھ بہتر تعلقات کے ذریعے نفاذ اردو کی سرگرمیوں کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

# مجلس رہبران (سرپرست)

**پروفیسر جلیل عالی**
ممتاز شاعر، دانشور، نقاد

**ڈاکٹر مبین اختر سید**، سرپرست اعلیٰ
منتظم اعلیٰ نفسیاتی ہسپتال کراچی

**ڈاکٹر معین الدین عقیل**
ڈین (سابق) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

**محمد اسلم الوری**
سابق سیکرٹری پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل

**پروفیسر ڈاکٹر خالد اقبال یاسر**
سابق سربراہ اردو سائنس بورڈ، پاکستان

**محمد اسلام نشتر**
سابق سربراہ شعبہ نفاذ اردو، مقتدرہ قومی زبان

**صاحبزادہ طارق شریف زادہ**
بین الاقوامی سیرت نگار سکالر

# مرکزی عہدیداران

ساجد سلطان گوجر
معتمد اضافی (ایڈیشنل سیکرٹری)

عطاء الرحمن چوہان، صدر

سید مطاہر زیدی، معتمد عام

ثمینہ ریاض چوہدری، نائب معتمد

رانی شاہ، معتمد اضافی

ضیاء الحق، نائب معتمد

نمیر حسین، معتمد اضافی

عتیق الرحمن ناظم اطلاعات

ساجد بانیاں، ناظم مالیات

صدیق اکبر غنی خیل معتمد خیبر پختون خواہ

سید صبغت اللہ شاہ معتمد صوبہ سندھ

شیریں سید نائب ناظمہ اطلاعات

قیصر انصر کسانہ صدر طلبہ امور

اویس لطیف، ناظم تربیت

ضیاء اللہ خان، معاون معتمد محنت

سید مظہر مسعود، معاون معتمد علم و ادب

نسیم حسن شاہ، صدر، سندھ

حنیف کاکڑ نگران بلوچستان

## ڈویژنل صدور تحریک نفاذ اردو پاکستان

سردار ایس زمان ہزارہ

کلیم علی خان، کراچی

مبشر اقبال، گوجرانوالہ
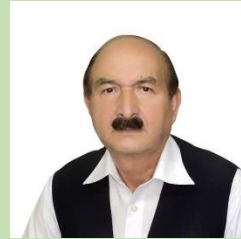
سید مشتاق بخاری، پشاور

پروفیسر صغیر عاسی، میرپور

## ضلعی صدور تحریک نفاذ اردو پاکستان

فرید شیخ، کوئٹہ

سید ظہیر احمد گیلانی اسلام

عبدالمجیب پسوال وہاڑی

عبدالعزیز گوجر منڈی بہاولدین

مونس رضا اٹک

نہال مری، ضلع کوہل

نور محمد جمالی، جعفر آباد

روزی خان، زیارت

علی احمد ماندہائی، نصیر آباد

محمد جلیل شیخوپورہ

سید ارشد گیلانی قصور

ذوالفقار علی شنواری خیبر

چوہدری مقصود طارق جہلم

بقیہ صفحہ۔42

## طلبہ تحریک نفاذ اردو پاکستان، مرکزی عہدیداران

حمزہ شہریار محبوب03009509353
مرکزی جنرل سیکرٹری تحریک نفاذ اردو طلبہ و
چیف ارگنائزبین الاقوامی جامع رفاہ-اسلام آباد

قیصر انصر کسانہ03038112825
مرکزی صدر، تحریک نفاذ اردو طلبہ
بین الاقوامی جامع رفاہ-اسلام آباد

محمد ادریس صدر وسطی پنجاب
03439836510
جامع زرعیہ فیصل آباد

سید احتشام گیلانی03078580466
صدر آزاد کشمیر / جامعہ کوٹلی آزاد کشمیر

فیصل مجید03438592081
بین الاقوامی جامع رفاہ-صدر اسلام آباد

عمر آفتاب قریشی03418818930
جامعہ کامسیٹس ایبٹ آباد انچارج سوشل

انعام اللہ
03429240046
صدر
خیبر پختونخواہ
جامعہ پشاور

ثاقب علی
03449567064
انچارج باہمی امور
گورنمنٹ پوسٹ
گریجویٹ کالج
چارسدہ

# نفاذ قومی زبان کے لیے۔۔۔ملک گیر دستخطی مہم کی جھلکیاں

پاکستان کی اشرافیہ (حکمران، نوکرشاہی) فرمان قائد، دستور کی منشاء اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے باوجود قومی زبان کے نفاذ کو موخر کرکے انگریزی کے ناجائز تسلط کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان نے ہر مرحلے پر حکمرانوں کو متوجہ کرنے کے لیے یاداشتیں پیش کیں، ذرائع ابلاغ کے ذریعے متوجہ کرنے کی کوشش اور عدالتوں میں مقدمات بھی دائر کیے، لیکن ان کے کسی رویئے سے نہیں لگتا کہ وہ قومی زبان کے نفاذ میں ذرا بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔

تحریک نفاذ اردو پاکستان نے نفاذ اردو ڈیڑھ کروڑ پاکستانیوں سے دستخط مکمل کرکے وزیر اعظم پاکستان اور عدالت عظمیٰ کو پیش کرنے کی مہم کا آغاز 8 ستمبر 2019 کو کیا۔ کسی بھی جمہوری معاشرے میں عوامی رائے معلوم کرنے کا سب سے خوبصورت اور قابل اعتبار طریقہ دستخطی مہم یا ریفرنڈم ہے۔ دستخطی مہم کے لیے تحریک نفاذ اردو پاکستان محلوں، بازاروں، تعلیمی اداروں، مدارس اور بستیوں کی بنیاد پر "نفاذ اردو کمیٹیاں قائم کر رہی ہے۔ جس کے رضاکار ایک، ایک فرد تک پہنچ کر نفاذ اردو کی قرارداد پر دستخط لے رہے ہیں۔

## آن لائن دستخطی مہم

اسی طرح آن لائن دستخطی مہم دنیا میں معروف ویب سائٹ www.change.org/p/vote-for-urdu/ پر جاری ہے۔ جس پر دنیا بھر میں مقیم پاکستانی دستخط کر رہے ہیں اور روزافزوں اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

## قرارداد نفاذ قومی زبان اردو

ہم وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں

قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے فرامین، دستور پاکستان 1973 کی منشاء اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق وفاقی اور صوبائی حکومتیں آرٹیکل 251 کے احکامات کو بلا تاخیر اور پوری طاقت سے فوراً نافذ کریں نیز پاکستان میں بولی جانے والی تمام علاقائی زبانوں کو دستور کی شق 251(3) کے تحت مکمل تحفظ دیتے ہوئے فروغ کا اہتمام کیا جائے۔

ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ سینٹ کی متفقہ قرارداد کی روشنی میں وفاقی، صوبائی محکمہ جات میں ملازمتوں کے تمام امتحانات بشمول سی ایس ایس قومی زبان میں لینے کا اہتمام کیا جائے اور تمام سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں میں یکساں نصاب اور قومی زبان اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے کیونکہ عدم نفاذ کی صورت میں حکومت دستور شکنی اور توہین عدالت کی مرتکب ہو رہی ہے، جس سے ملک میں لاقانونیت فروغ پا رہی ہے۔

**تحریک نفاذ اردو پاکستان**

## دستخطی مہم کا باقاعدہ آغاز

کراچی میں شعبہ خواتین کی صدر صباء فضل نے جامعہ کراچی میں دستخطی مہم کا افتتاح شیخ الجامعہ ڈاکٹر خالد عراقی سے کروایا۔ اس موقع پر یوم کشمیر کی تقریب میں تحریک نفاذ اردو کراچی کے صدر کلیم علی خان، شعبہ خواتین کی صدر صبا فضل اور دیگر عہدیدار شریک ہوئے۔

کراچی میں ڈاکٹر مبین اختر صاحب کی صدارت میں نفسیاتی ہسپتال میں افتتاحی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کراچی کی نامور شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر مبین اختر نے کہا کہ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے کونے کونے میں مصروف عمل ہے اور ڈیڑھ کروڑ پاکستانیوں سے دستخط کروا کر ہم نفاذ اردو کو یقینی بنائیں گے۔ نسیم حسن شاہ صوبائی صدر نے کہا کہ کراچی کے علاوہ اندرون سندھ میں جلد دستخطی مہم کا آغاز ہو جائے گا اور ہم اپنا ہدف بروقت پورا کریں گے۔ کلیم علی خان نے کہا کہ کراچی میں ٹاون ک سطح پر تنظیم سازی جاری ہے اور ہم یونین کونسل اور تعلیمی اداروں کی بنیاد پر نفاذ اردو کمیٹیاں قائم کر کے پچاس لاکھ سے زائد دستخط کروانے کا اہتمام کریں گے۔

راولپنڈی آرٹس کونسل میں دستخطی مہم کی افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی تحریک انصاف کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات انجنیئر افتخار حسین، مقتدرہ قومی زبان کے سابق سربراہ ممتاز دانشور فتح محمد ملک، پروفیسر ڈاکٹر احسان اکبر، عدالت عظمیٰ سے نفاذ اردو کا مقدمہ جیتنے والے ممتاز قانون دان کوکب اقبال ایڈووکیٹ، تحریک کے سرپرست محمد اسلم الوری، صدر تحریک عطاء الرحمن چوہان، ڈاکٹر ساجد خاکوانی، شعبہ خواتین کی صدر ثروت الماس، شیریں سید، ثمینہ ریاض چوہدری اور دیگر قائدین نے خطاب کیا اور دستخطی مہم کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دیا۔ فتح محمد ملک نے کہا کہ باشعور معاشروں میں عوامی رائے کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے۔ سارے قانونی اور عملی تقاضے پورے ہونے کے باوجود حکمران نفاذ اردو کی طرف توجہ نہیں دے رہے تو ایسے میں عوامی رائے کو متحرک کر کے قابل لحاظ تعداد میں دستخط کروا کر حکومت کو نفاذ پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ پشاور میں دستخطی مہم کا افتتاح ہمدرد شوریٰ کے ماہانہ اجلاس میں کیا گیا۔

ایک قوم دوسری قوم کی نقالی اس وقت کرتی ہے جب وہ اپنی ذلت اور کمتری تسلیم کرلیتی ہے۔ یہ غلامی کی بدترین قسم ہے، اپنی شکست کا کھلا ہوا اعلان ہے اور اس کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ نقالی کرنے والی قوم کی تہذیب فنا ہو جاتی ہے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (دینیات 118)
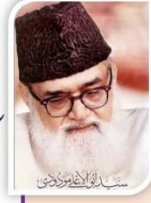
اوکاڑہ میں دستخطی مہم ہر سطح پر چلائی گئی اور ضلع صدر رائے رب نواز ثاقب ایڈووکیٹ نے ہر شعبہ ہائے زندگی سے نفاذ اردو کی قرارداد پر دستخطی کروائے۔ منڈی بہاولدین میں ضلعی صدر چوہدری عبدالعزیز گوجر کی صدارت میں تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ سیالکوٹ میں ضلعی صدر ممتاز شاعر اور کاروباری شخصیت عامر شریف نے ٹی ہاوس میں دستخطی مہم کے افتتاح کی تقریب منعقد کی۔ جس میں تحریک کے سرپرست محمد اسلام نشتر اور سیالکوٹ کی چیدہ چیدہ شخصیات نے شرکت کی۔ لاہور میں شعبہ خواتین کی صدر افشیں شہریار نے جامع پنجاب کے سابق ڈین، پرنسپل اورینٹل کالج ڈاکٹر ظہور احمد اظہر سے کروایا۔

بابائے صحافت نواز رضا

دستخطی مہم پورے ملک میں زور و شور سے جاری ہے اور ہر شعبہ زندگی کے افراد اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ پشاور میں سید مشتاق بخاری کی قیادت میں رضاکاروں نے سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں، کالجوں اور جامعات میں بھرپور مہم چلائی اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اوکاڑہ میں چوہدری رب نواز ثاقب ایڈووکیٹ کی قیادت میں طلبہ، اساتذہ، سیاسی قائدین، سرکاری ملازمین، وکلاء اور تاجروں نے بھرپور حصہ لیا۔

میرپور آزاد کشمیر میں پروفیسر ڈاکٹر صغیر آسی کی قیادت میں بھرپور مہم جاری ہے۔ بھمبر میں ضلعی صدر حافظ جمیل ہاشم، صدر بھمبر شہر زاہد عالم چودھری، کوٹلی میں ملک عبدالغفار سرگرمی سے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ملتان میں محترمہ حمیرا خاتون، سمعیہ منیر سمیت خواتین و حضرات کی پوری جماعت سرگرم عمل ہے۔ اسلام آباد میںشعبہ خواتین کی صدر ثروت الماس نے دستخطی مہم میں ایک، ایک ادارے تک پہنچنے کا عزم کر رکھا ہے۔

حافظ نعیم الرحمن امیر جماعت اسلامی کراچی

مرکزی طور پر معتمد اضافی رانی شاہ، ساجد سلطان گوجر، صوبائی معتمد خیبر پختون خواہ صدیق اکبر غنی خیل، سندھ کے معتمد سید صبغت اللہ شاہ، بلوچستان کے صوبائی رہنما محمد حنیف کاکڑ اپنے حلقوں میں دستخطی مہم کی نگرانی کر رہے ہیں۔

## اوکاڑہ میں دستخطی مہم۔۔۔چوہدری رب نواز ثاقت کی قیات میں

اسلام آباد۔ نفاذ اردو دستخطی مہم کے افتتاح کے موقع پر ڈاکٹر عطاء اللہ خان، محمد اسلم الورسی، سید ظہیر گیلانی اور احمد حاطب صدیقی دستخط کر رہے ہیں

# اردو کا نفاذ نہ کر کے جج توہین عدالت کر رہے ہیں

## جسٹس (ر) جواد ایس خواجہ

مظفر آباد (نمائندہ جنگ) سابق چیف جسٹس پاکستان جسٹس (ر) جواد ایس خواجہ نے کہا ہے کہ اُردو کا نفاذ نہ کر کے ججز توہین عدالت کر رہے ہیں، ججز اور وکلا کو خود انگلش نہیں آتی، فیصلے انگریزی میں لکھنا دستور شکنی ہے، انگریز چلا گیا مگر ان کے اندر سے غلامی نہیں نکل رہی، حکمران طبقہ اور بیورو کریسی انگریزی کے سہارے خود کو برتر ثابت کرتے ہیں ورنہ اندر سے سب کھوکھلے ہیں، ان خیالات کا اظہار انھوں نے آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں اپنے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ انگریز چلا گیا مگر ان کے اندر سے غلامی نہیں نکل رہی، حکمران طبقہ اور بیورو کریسی انگریزی کے سہارے خود کو برتر ثابت کرتے ہیں ورنہ اندر سے سب کھوکھلے ہیں، دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے ججز اور وکلا کو انگریزی نہیں آتی اور نہ ہی انگریزی پر کبھی عبور ہو سکتا ہے، وہ صرف اس لیے فیصلے سامراج کی زبان میں لکھتے ہیں کہ عوام کو سمجھ نہ آئیں، دفاتر میں انگریزی کا چلن صرف عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے ہے، حکمران طبقہ، بیورو کریسی انگریزی زبان کے سہارے خود کو برتر شمار کروا رہی ہے۔ (روزنامہ جنگ 22 اکتوبر، 2018)

**قومی زبان اسلامی تہذیب اور یک جہتی پاکستان کی ضامن ہے**

# قومی زبان اردو کے نفاذ کے بغیر ملک ترقی نہیں کر سکتا۔

## عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق وفاقی اور صوبائی سطح پر قومی زبان کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔

### تحریک نفاذ اردو پاکستان کے زیر اہتمام مجلس مذاکرہ کی روداد

اسلام آباد۔ قومی زبان اردو کے نفاذ کے بغیر ملک ترقی نہیں کر سکتا، حکمران نفاذ اردو کو نظر انداز کر کے دستور شکنی اور توہین عدالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق فوری طور پر وفاقی اور صوبائی سطح پر قومی زبان کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ ان مطالبات کا اظہار تحریک نفاذ اردو پاکستان کی مرکزی مجلس انتظامیہ کے اجلاس میں منظور کی گئی قرارداد میں کیا گیا۔ محمد اسلم الوری، سرپرست نے کہا کہ گزشتہ پون صدی سے انگریزی کے نفاذ نے ہماری قومی ترقی کو متاثر کیا ہے اور ہم دن رات محنت کے باوجود ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ نوکر شاہی اپنے مفادات کی خاطر قومی زبان کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر رہی ہے۔ عطاء الرحمن چوہان صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان نے کہا کہ حکمران قومی زبان کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر کے دستور شکنی اور توہین عدالت کے مرتکب ہوئے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی تساہل سے قانون شکنی فروغ پا رہی ہے جو ہماری قومی مزاج کا حصہ بن کر قوم کو تباہی کی طرف دھکیل رہی ہے۔ سید صبغت اللہ، معتمد صوبہ سندھ نے کہا کہ قومی زبان کے نفاذ کے بغیر عام پاکستانی ترقی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مالیاتی ادارے انگریزی کے ذریعے ناروا مالیاتی پابندیاں اپنے صارفین پر لاگو کرتے ہیں۔ شعبہ خواتین کی نمائندہ صباء فضل نے کہا کہ حکمران ملک میں طبقاتی نظام کو قائم رکھنا چاہتے ہیں اس لیے اردو کا نفاذ نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری اشرافیہ عوام کو جاہل رکھ کر قوم کے وسائل کو لوٹ رہی ہے، اگر قومی زبان نافذ ہو جائے تو عوام اپنے حقوق سے آگاہی کے باعث اشرافیہ کے لیے رکاوٹ بنیں گے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ قومی زبان کو فوی نافذ کر کے دستور کا تقاضا پورا کیا جائے اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر عمل کیا جائے۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ سکالر خلیل الرحمن چشتی نے کہا کہ اردو کے رسم الخط کا تحفظ خصوصی توجہ کا متقاضی ہے ورنہ رومن طرز تحریر اردو کے ادبی تشخص کو برباد کر دے گا۔

اجلاس سے جناب محمد اسلم الوری سرپرست، عطاء الرحمن چوہان، صدر، سید مطاہر علی زیدی صاحب، معتمد عام، جناب نمیر حسن مدنی صاحب، معتمد اضافی، جناب صبغت اللہ شاہ، معتمد صوبہ سندھ، انجنیئر ضیاء الحق صاحب، معاون معتمد، محترمہ صباء فضل صاحبہ صدر کراچی شعبہ خواتین، سید ظہیر گیلانی صاحب، صدر اسلام آباد، سید مونس رضا صاحب صدر ضلع اٹک، پروفیسر صغیر آسی، صدر میرپور ڈویژن، محترمہ ثروت الماس، صدر خواتین ضلع اسلام آباد، محترمہ شیریں سید، نائب ناظم اطلاعات و نشریات، ساجد الرحمن بانیاں صاحب، ناظم مالیات، سید نصرت بخاری، ڈاکٹر عابد حسین جنجوعہ، ڈویژنل سیکرٹری، میرپور، طاہر اسیر سید نصرت بخاری، طاہر اسیر اور ڈاکٹر شجاع اختر اعوان نے شرکت کی اور مختلف موضوعات پر اظہار کیا۔ تنظیمی اجلاس کے بعد مجلس مذاکرہ میں نفاذ اردو کی اہمیت، درپیش رکاوٹوں اور امکانات پر غور و خوض کے بعد درج ذیل سفارشات پر اتفاق ہوا۔

> **پاکستان کو دو "الف" ہی بچا سکتے ہیں، ایک اسلام اور دوسرا "اردو" حکیم محمد سعیدؒ**

## قومی زبان کے نفاذ کی ضرورت واہمیت

1۔ قومی زبان ہماری قومی پہچان کا ذریعہ ہے۔ اگر اس کا نفاذ نہ کیا گیا تو ملک و قوم اپنی لسانی شناخت سے محروم ہو جائے گی۔

2۔ قومی زبان ہمارے تہذیبی و ثقافتی ورثہ کی امین اور اس کے تحفظ و فروغ کی ضامن ہے، اپنی تہذیب سے وابستہ رہنے کے لیے اردو زبان کا نفاذ لازم ہے۔

3۔ نفاذ اردو عوام کا آئینی و قانونی حق ہے، حکومت اور اس کے تمام اداروں پر لازم ہے اور عدم نفاذ کی صورت میں ملک میں آئین شکنی کو فروغ ملے گا۔

4۔ غیر ملکی زبان میں دی جانے والی تعلیم محض رٹہ ہے، جس کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی سائنس و ٹیکنالوجی ب اور دیگر جدید علوم وفنون کے میدان میں تخلیقی وایجادی صلاحیتوں سے محروم ہیں۔ اردو میں سائنس کی تعلیم سے صنعتی واقتصادی ترقی کو فروغ ملے گا۔

5۔ کامل خواندگی کے حصول، ہنر وری کے فروغ اور ملکی ترقی کے لیے قومی زبان کا مکمل نفاذ ضروری ہے ورنہ ہم جہالت اور پسماندگی سے دوچار رہیں گے۔

6۔ ستر فیصد بچے انگریزی کی وجہ سے ابتدائی جماعتوں سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ سی ایس ایس اور دیگر ملازمتوں کے امتحانات میں 98 فیصد بچوں کی ناکامی کی وجہ بھی انگریزی کا ناجائز تسلط ہے۔

7۔ یہ ملک میں رابطے کی واحد زبان ہے، جو بلوچی اور پنجابی، پشتو اور سندھی و دیگر زبانوں کے مابین رابطے اور مکالمے کا واحد اور موثر ترین ذریعہ ہے۔

## نفاذ اردو کی راہ میں حائل رکاوٹیں

1۔ حکمرانوں اور سیاسی جماعتوں کی ترجیحات میں شامل نہیں۔ 2۔ عوامی سطح پر موثر تحریک اور مطالبہ بھی پیش نہیں کیا گیا۔

3۔ بیوروکریسی اپنے مخصوص مقاصد اور غلامانہ ذہنیت کی وجہ سے رکاوٹ بن رہی ہے۔

4۔ انگریزی کے تسلط کی وجہ سے انگلش میڈیم تعلیمی ادارے اربوں روپے کما رہے ہیں اور وہ سیاسی اثر ورسوخ سے اردو نافذ نہیں ہونے دیتے۔

5۔ اشرافیہ طبقاتی فرق برقرار رکھنا چاہتی ہے اور اس مقصد کے لیے اردو اور انگریزی میڈیم کی تفریق قائم رکھے ہوئے ہیں۔

6۔ نفاذ اردو کے لیے قائم سرکاری اداروں اور کمیٹیوں کی عدم دلچسپی / غیر فعالیت بڑی رکاوٹ ہے۔

7۔ غیر ملکی زبان کے تسلط کی وجہ سے تعلیم یافتہ طبقہ اس غلط فہمی کا شکار ہے کہ انگریزی کے بغیر قومی ترقی ممکن نہیں۔

## قومی زبان کے نفاذ کے امکانات

1۔ بانی پاکستان قائداعظم محمدؐ علی جناحؒ بہت واضح لسانی تصور رکھتے تھے جس کا اظہار ان کے متعدد فرامین سے ہوتا ہے

2۔ پہلی قانون ساز اسمبلی نے 25 فروری 1948 کو قومی زبان کے طور پر اردو کو اختیار کرنے کی منظوری دی تھی۔

3۔ تمام دساتیر اور خاص کر 1973ء کے متفقہ دستور پاکستان کی شق 251 میں ضمانت دی گئی ہے۔ اس لیے مزید کسی قانون سازی کی ضرورت نہیں۔

4۔ عدالت عظمیٰ نے قومی زبان اردو کو فوری طور پر بلا تاخیر پوری قوت سے سرکاری زبان کے طور پر نافذ کرنے کا دوٹوک اور واضح فیصلہ صادر کیا۔

5۔ نفاذ قومی زبان پر عوامی اتفاق رائے اور تمام سیاسی جماعتوں میں قومی اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔

## نفاذ اردو کیسے ممکن ہے؟

**دستور پاکستان کی منشاء ، فرامین قائد اور عدالت عظمیٰ کے فیصلوں پر عمل درآمد کے لیے عوامی سطح پر منظم جدوجہد سے انگریزی کے ناجائز تسلط کو ختم کرکے قومی زبان کا نفاذ ممکن ہے۔ اس کے لیے حکمرانوں اور نوکرشاہی کو دستور اور عدالتی فیصلے کی پابندی پر باآسانی مجبور کیا جاسکتا ہے۔**

# 25 فروری کو ملک بھر میں یوم نفاذ اردو منایا گیا

# یوم نفاذ اردو کے سلسلہ میں ملک بھر میں تقریبات کا اہتمام

**رپورٹ: حافظ عتیق الرحمن، مرکزی ناظم اطلاعات و نشریات تحریک نفاذ اردو پاکستان**

قومی زبان کے نفاذ کے لئے جامعات مرکزی کردار ادا کریں، ڈاکٹر عارف زبیر، اردو کے نفاذ کے بغیر قومی ترقی ممکن نہیں، فاروق ستار

دستور پاکستان کی روشنی میں قومی زبان کے نفاذ اور مادری زبانوں کی ترویج و ترقی کے لئے فوری اقدامات کیے جائیں، جلیل عالی

نفاذ اردو کا مسئلہ قانون سازی پر عملداری کا ہے، اسلم الوری / اشرافیہ ملک میں قومی زبان کے نفاذ میں روکاوٹ ہے، عطاء الرحمن چوہان

ہم نفاذ اردو کے لئے میدان میں نکلے ہیں، سید مشتاق بخاری / قومی زبان کے نفاذ میں بہت تاخیر ہو چکی اب نفاذ لازم، ڈاکٹر ناصر علی سید

تحقیق اور تخلیق کی زبان ایک ہو گی تو قوم ترقی کر پائیگی، حامد انوار / قومی زبان وحدت و قوت کا سرچشمہ ہے، عامر شریف

نفاذ اردو تک جدو جہد جاری رہے گی، صبا فضل / ایوان بالا وزیریں میں نفاذ اردو کے حق میں آواز بلند کرینگے، سیمابیہ طاہر، طاہرہ ابراہیم

25 فروری 1948ء کو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے نصف قرن پر محیط مسلمانوں کی جہد مسلسل کو الگ اسلامی ملک کی صورت میں کامیابی ملنے کے بعد اہم ترین فیصلہ یہ کیا کہ اہلیان پاکستان کی قومی زبان صرف اور صرف اردو ہو گی۔ قائد اعظم نے ڈھاکہ جا کر اہلیان مشرقی پاکستان کے تحفظات کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اردو کو قومی زبان کے طور پر نافذ کرنے کے اعلان کے مضمرات و وجوہات سے آگاہ کیا۔ قائد اعظم اردو کی اہمیت و افادیت پر غیر متزلزل تھے تاہم ان کی وفات کے بعد ملک میں قومی زبان کو یتیم چھوڑ دیا گیا۔ جب کہ حقیقت تو یہ تھی، ہے اور رہے گی کہ اردو ملک کے طول و عرض میں برابر بولی اور سمجھی جانے والی زبان ہے جس کو صوبائی و علاقائی حدود سے بالاتر ہو کر اہلیان پاکستان کے درمیان رابطے کی زبان کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ گذشتہ ستر برسوں میں اردو زبان کے ساتھ جو بے رخی و بے اعتنائی برتی گئی ہے اس پر ہر محب وطن کا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کیوں کہ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ جن اقوام نے علمی و فنی اور سیاسی لحاظ سے دنیا میں اپنا چرچا اجاگر کیا ہے اس کی اساس میں دیکھیں تو ان اقوام نے اپنی زبان کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا ہوا تھا۔ ہر کام، ہر تحقیق اپنی زبان میں کی ہے جبھی ان کو کامیابی ملی۔

راولپنڈی۔ تحریک نفاذ اردو کے مزاکرے سے، سحر نسیم، اسلم الوری، غلام علی خان، پروفیسر جلیل عالی، سیمابیا طاہر، نعیم اکرم قریشی، شیریں سید و دیگر خطاب کر رہے ہیں،

تاہم گذشتہ پانچ سال سے ملک کے طول و عرض میں ہمہ جہتی صوبائی و علاقائی، سیاسی و مذہبی

اختلافات سے بالاتر ہو کر ملک و قوم کو ایک شناخت پر مجتمع کرنے کی کوشش و سعی میں مصروف عمل ہے۔ اس تحریک کے روح رواں اور سرخیل محمد اسلم الوری، عطاء الرحمن چوہان کی شب و روز کی محنت کے نتیجہ میں 25 فروری 2020ء کو اسلام آباد میں سید ظہیر گیلانی، راولپنڈی میں راولپنڈی آرٹس کونسل کے اشتراک سے شیریں سید، کراچی کلیم علی خان، کوئٹہ فرید شیخ،، میرپور پروفیسر صغیر احمد آسی، اٹک مونس رضا، منڈی بہائو الدین عبد العزیز گجر، شیخوپورہ جلیل شیخوپوری، قصور سید ارشد گیلانی، علی احمد مائدانی نصیر آباد بلوچستان، حنیف کاکڑ بلوچستان کے صدور کی کوششوں سے چھوٹے بڑے شہروں میں یوم قومی زبان منایا گیا۔ جس پر ہر محب وطن کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ یوم نفاذ اردو کی تقریبات میں اردو سے محبت رکھنے والی علمی و ادبی شخصیات، سیاسی و مذہبی قائدین، سماجی رہنمائوں، طلبہ تنظیموں کی جانب سے بھرپور شرکت کی گئی۔

مرکزی تقریب اسلام آباد میں منعقد ہوئی جس میں معروف ادیب جلیل عالی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ دستور پاکستان کی روشنی میں قومی زبان کے نفاذ اور مادری زبانوں کی ترویج و ترقی کے لیے فوری ٹھوس اقدام کیے جائیں۔ محمد اسلم الوری نے کہا کہ نفاذ اردو کا مسئلہ قانون سازی پر عملداری کا ہے۔ عطاالرحمن چوہان نے کہا کہ 25 فروری 1948 میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اردو کو ملک کی قومی زبان قرار دیا۔ اردو کو ملک کے آئین اور عدالت عظمی کی جانب سے تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملک میں اردو کو دفتری قانونی اور تعلیمی زبان کے طور پر نافذ کیا جائے۔ سو اتفاق ہے کہ طبقہ اشرافیہ ملک میں قومی زبان کے نفاذ میں روکاوٹ بنے ہوئے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت آئین اور قانون کی بالادستی اور 22 کروڑ عوام کی امنگوں پر اترتے ہوئے اردو کو فی الفور نافذ العمل کرائے۔ موجودہ دور میں حکومت کی جانب سے دو اہم فیصلے ہوئے جن کے مطابق پرائمری جماعت تک اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا اور اسی طرح ملک میں یکساں نظام تعلیم کے نفاذ کا اعلان کیا ہے۔ یوم اردو کی مناسبت سے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وزیراعظم ملکی بیرون ملک دوروں میں قومی لباس زیب تن کرنے کے ساتھ ساتھ قومی زبان اردو کو ذریعہ اظہار خیال بنائیں۔ سینیٹر سیمی ایزدی۔ ایم پی اے سیمابیہ طاہر اور طیبہ ابراہیم کی جانب سے یقین دہانی کرائی کہ ملک میں ہر سطح پر اردو زبان کو بہرصورت نفاذ کا حکم نامہ جاری کرانے کی سنجیدہ کوشش کرینگے۔ اور قومی و صوبائی اور سینٹ میں آواز حق بلند کرینگے۔

یوم اردو کی مناسبت سے دوسری تقریب کراچی میں وفاقی اردو یونیورسٹی اور تناپ کراچی کے زیراہتمام منعقدہ تقریب سے ایم کیو ایم کے مرکزی رہنما ڈاکٹر فاروق ستار، وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی ڈاکٹر عارف زبیر، ڈاکٹر ایس ایم ضمیر، ڈاکٹر مبین اختر سید، چیئرمین مسلم الائنس اور ہیومن رائٹس فائونڈیشن پاکستان امان اللہ پراچہ، تحریک منہاج القرآن مسز امتیاز جاوید، جماعت اسلامی کی افشاں نوید، وفاقی اردو یونیورسٹی کی پروفیسر رخسانہ صبا، پروفیسر سمیر البشیر، مسلم لیگ ق کے فیصل علی بلوچ، انجینئر وسیم فاروقی، ریڈیو پاکستان کے آصف الیاس، مس بشری ناصر، حمنہ راشد، سینئر نائب صدر تناپ کراچی علائو الدین، سابق ڈین ڈاکٹر وقار، تحریک نفاذ اردو کراچی شعبہ خواتین کی صدر صبا فضل نے کیا۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی زبان کے نفاذ کے بغیر قومی ترقی ممکن نہیں، ہماری ستر سالہ تاریخ گواہ ہے کہ ہم قومی زبان کو نظر انداز کر کے آگے جانے

کے بجائے پیچھے کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ نفاذ اردو کے لئے ملک کی جامعات کو مرکزی کردار ادا کرنا ہو گا۔ ہر سطح پر شعبہ ترجمہ قائم کر کے جدید علوم کو قومی زبان میں منتقل کرنے ایک بڑا چیلنج ہے۔ پون صدی گزرنے کے بعد قائد اعظم کی بصیرت کی اہمیت ہر شہری پر عیاں ہے کہ بغیر سرکاری سرپرستی کے آج اردو ملک میں رابطے کی واحد زبان ہے اور اس کے بغیر ہماری قومی ترقی ممکن نہیں۔ تقریب میں علی مرتضی، حمنہ خان، بشری ناصر، اویس صدیقی ،جویریہ سعود، ڈاکٹر یاسمین سلطانہ سمیت اساتذہ کرام وطلبہ وطالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

یوم اردو کی مناسبت سے تیسری تقریب بزم اہل سخن وتناپ وگوجرانوالہ کے اشتراک سیٹی ہاوس انوار کلب سیالکوٹ میں مجلس مذاکرہ یوم نفاذ اردو انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں سیالکوٹ کے معروف گورنمنٹ مرے کالج کے پرنسپل جناب جاوید اختر باللہ، گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ کے پرنسپل جناب سید مجاہد حسین بخاری اور مرکز قومی زبان پاکستان کے امیر جناب حامد انوار، شیخوپورہ سے تشریف لائے ہوئے تاجر جناب عمران امین، نظامت کے فرائض گورنمنٹ مرے کالج کے شعبہ اردو کے استاد اور تحریک نفاذ اردو سیالکوٹ کے جنرل سیکرٹری جناب پروفیسر مہر الیاس نے نبھائے، تقریب کا تلاوت سے آغاز ہوا، تجمل حسین تجمل نے نعت سرور کائنات پڑھی، تحریک نفاذ اردو پاکستان گوجرانوالہ ڈویژن کے صدر اور بزم اہل سخن کے بانی وسرپرست جناب عامر شریف صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وطن عزیز کی تعمیر وترقی میں اردو زبان کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے ہر خاص وعام کو قیام پاکستان کے بعد تکمیل پاکستان میں معاونت کی دعوت دی، بھارت میں 22 زبانوں میں مقابلے کے امتحان دینے کی اجازت ہے مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم پاکستان میں اپنی ایک قومی زبان ہی میں مقابلہ کے امتحان نہیں دے سکتے۔ دیگر مقررین نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ قومی زبان وحدت وقوت کا سرچشمہ ہے نہ کہ عصبیت کا، ہر خاص وعام کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں خالص اردو زبان کو اپناتے ہوئے اردو زبان کی ترویج کا سلسلہ اپنے گھر سے شروع کریں گے۔ تحقیق اور تخلیق کی زبان ایک ہو گی تو قوم ترقی کر پائیگی، اجلاس کے دیگر مقررین میں محمد سفیان، اسامہ منور، محمد ایوب صابر، خواجہ اعجاز احمد بٹ، محمد آصف بھلی، پروفیسر اکبر علی غازی، رحمان امجد مراد، رشید آفریں شامل تھے۔ سامعین مجلس عبدالمجید سارب، عمر بھٹی، عامر گوندل، حمزہ چیمہ، محمد بلال، محمد عدنان، ربیعہ بشیر، زرشہ بشیر، عکاشہ، علیشہ ودیگر محبان اردو شریک محفل تھے۔

یوم اردو کی مناسبت سے چوتھی تقریب شعبہ اردو جامعہ پشاور اور تحریک نفاذ اردو ضلع پشاور کے اشتراک سے جامعہ پشاور کی سماعت گاہ میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا، جس کی صدارت صدر شعبہ اردو جامعہ پشاور ڈاکٹر روبینہ شاہین نے کی جبکہ مہمانان خصوصی میں ملک کے نامور ادیب اور شاعر جناب ڈاکٹر ناصر علی سید اور مرکزی صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان عطاالرحمن چوہان تھے۔

مقررین نے مجلس مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی زبان کے نفاذ میں بہت تاخیر ہو چکی ہے، پون صدی گزرنے کے باوجود قائد اعظم کے

فرامین کے مطابق قومی زبان کو نافذ نہیں کیا گیا۔ آج اس کیلئے ملک گیر سطح پر جو تحریک برپا ہے کامیابی سے ہمکنار ہو گی۔ صدر تناپ عطاء الرحمن چوہان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ خیبر پختون خواہ کے عوام نے ریفرنڈم کے ذریعے قیام پاکستان کی بنیاد رکھی تھی آج میں آپ سے یہ اپیل کرنے آیا ہوں کہ نفاذ اردو کیلئے بھی آپ 1947 والا کردار ادا کریں۔ عدالت عظمیٰ میں نفاذ اردو کا مقدمہ کئی سالوں تک التوا میں رہا، پشاور کے سپوت سابق چیف جسٹس دوست محمد خان نے قومی زبان کے مقدمے کو دفن شدہ مقدمات میں سے نکال کر جسٹس جواد ایس خواجہ کی سربراہی میں بینچ کے سپرد کیا، جس نے تاریخ ساز فیصلہ دیا۔ جامعہ پشاور سے شروع ہونے والی یہ تحریک ان شااللہ جلد نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔ ہم نفاذ اردو کے لیے میدان میں نکل چکے ہیں اور تب تک واپس نہیں جائیں گے جب تک قومی زبان کو دستور کے مطابق نافذ نہیں کیا جاتا۔ ڈاکٹر روبینہ شاہین نے کہا کہ خیبر پختون خواہ کی خواتین فاطمہ جناح کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قائد اعظم کے خواب کو شرمندہ تعبیر کریں گی۔ ہم نفاذ اردو کی جدوجہد میں ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔ ہمارے اساتذہ کرام، طلبہ وطالبات قومی زبان کے نفاذ میں اہم کردار ادا کریں گے۔ تقریب میں صوبائی صدر ڈاکٹر سیما شفیع، سید مشتاق بخاری، صوبائی معتمد صدیق اکبر غنی خیل، مرکزی معتمد اضافی رانی شاہ، طالب علم رہنما منصور ساحل اور فواد احمد جان نے بھی خطاب کیا۔

تقریبات میں قرارداد پیش کی گئی کہ حکومت پاکستان ملک بھر میں تعلیمی و دفتری اور قانونی امور کو قومی زبان میں چلائے، حکومت پرائمری سے اعلیٰ تعلیم تک کی تعلیم کا بھی اردو زبان میں انتظام کرے، حکومت سی ایس ایس سمیت تمام اہم سرکاری ملازمت کے امتحانات کو اردو اور منتخب زبانوں میں پرچہ حل کرنے کی اجازت دے، محمود و ایاز کو ایک صف میں عملاً کھڑا کرنے کے لئے یکساں نظام و نصاب تعلیم فی الفور نافذ کرے۔ تناپ کی قرارداد کو تقریبات میں شرکت کرنے والے شرکاء نے متفقہ طور پر منظور کیا۔

کوئٹہ میں یومِ اردو کی تقریب: اردو زبان کا نفاذ ناگزیر کیوں؟ اردو سے عناد کیوں؟ اور اردو زبان سے بے اعتنائی جیسے موضوعات پر اظہارِ خیال کیلیے یومِ اردو کی مناسبت سے منعقدہ تقریب جو تحریکِ نفاذِ اردو ضلع کوئٹہ کے زیرِ اہتمام ہوئی تھی میں مقررین نے کیا۔ تحریکِ نفاذِ اردو ضلع کوئٹہ نے ایک۔ مذاکرے کا انعقاد کیا جس کی صدارت تحریکِ نفاذِ اردو کے مرکزی رابطہ سیکٹریری حافظ حنیف کاکڑ نے فرمائی۔ جبکہ مباحثے میں شیخ فرید، پروفیسر اکبر خان اکبر، ڈاکٹر رشید آزاد، محترمہ صدف غوری، پروفیسر۔ غلام مصطفےٰ تاج، منظور احمد خلقی، سجاد حیدر، محمود ابڑو اور گل زمان گل نے بھی خطاب کیا ۔ اس موقع پر صابر بولانوی نے ٹیلیفونک خطاب کیا تحریک نفاذ اردو کی اپیل پر پورے ملک میں یوم نفاذ اردو منایا گیا۔ اس موقع پر راولپنڈی آرٹس کونسل، جامعہ کراچی، لاہور میں نظریہ پاکستان ٹرسٹ، پشاور۔ کوئٹہ، سیالکوٹ، اٹک، میرپور، جامعہ زکریا، ملتان، منڈی بہاء الدین، نارووال چھانگامانگا، نصیر آباد اور دیگر ضلعی مق امات پر نفاذ قومی زبان کے لئے حکومت پر دباو بڑھانے اور اس بارے شعور و آگہی کے فروغ کے لئے تقریبات کا اہتمام کیا گیا شخصیات اور عوامی نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایک نفاذ اردو کے حوالے قرارداد بھی منظور کی گئی۔

نصیر آباد (رپورٹ علی احمدماندائی) پچیس فروری کے دن پوری ملک میں یوم اردو منایا گیا، اسی سلسلے میں بلوچستان کے ضلع نصیر آباد میں بھی تحریک نفاذ اردو ضلع نصیر آباد کے زیر اہتمام گورنمنٹ اسپیشل ہائی سکول ڈیرہ مراد جمالی میں ایک تقریب کا انعقاد کیا جسمیں سماجی شخصیات، اساتذہ، صحافیوں اور طلباء نے شرکت کی، تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، تلاوت کلام پاک کے بعد

تحریک نفاذ اردو ضلع نصیر آباد کے صدر علی احمد ماندائی نے یوم نفاذ اردو کی مناسبت سے خطاب کرتے ہوئے اردو کی افادیت اور اس کے نفاذ میں حائل رکاوٹوں اور تحریک نفاذ اردو کے عملی جدوجہد کے بارے میں شرکاء مجلس کو تفصیلی طور پہ آگاہ کیا، جبکہ دیگر مقررین میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نصیر آباد حاجی فیض محمد سرپراہ، الہدیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے ڈائریکٹر بشیر احمد ماندائی، تنظیم اساتذہ پاکستان (بلوچستان) کے صوبائی جوائنٹ سیکریٹری باز محمد، پریس کلب نصیر آباد کے صدر ولی محمد زہری، معروف دانشور و لکھاری آغا نیاز مگسی، سماجی شخصیت عطاء اللہ گجر، گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن (آئینی) نصیر آباد کے ضلعی چیئرمین نور محمد بنگلزئی، بلوچستان پروفیسر و لیکچرار ایسوسی ایشن کے ضلع رہنماء اور تحریک نفاذ اردو کے ضلعی نائب صدر محمد نواز رند نے خطاب کیا اور نفاذ اردو کا فوری مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ قومی زبان میں پڑھنا، لکھنا اور سرکاری امور چلانا شہریوں ن کا بنیادی اور دستور حق ہے۔ جس سے محروم رکھنا باعث تشویش ہے۔

# قومی زبان: چند نکات ـــــ محمد اسلام نشتر (سرپرست تحریک نفاذ اردو پاکستان)

قومی زبان کسی بھی زندہ قوم کی رگوں میں دوڑنے والا خون ہوتا ہے۔ اس حوالے سے تین نکات پر بات کرنا چاہوں گا۔

1۔ چومکھی

آج ارض وطن پاکستان کے خلاف ہمارا دشمن ففتھ جنریشن وار نامی چومکھی جنگ لڑ رہا ہے، اس میں ہماری قومی زبان اس کا پہلا ہدف ہے۔ ایسا ابھی ابھی نہیں ہوا بلکہ قیام پاکستان پر ناکام ہونے کے باوجود دشمن نے اپنا کام جاری رکھا۔ اس نے 1948ء میں ہی ہمارے اندر اردو اور بنگالی کا جھگڑا شروع کرا دیا۔ آپ کو یاد ہو گا دور اندیش بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح اپنی 24 مارچ 1948 کی اپنی تاریخی تقریر میں دشمنوں کے لیے ففتھ کالمسٹ کی اصطلاح استعمال کی تھی۔ آج وہی ففتھ جنریشن وار کی صورت میں ہم پر مسلط ہے۔ ہم اس وقت دشمن کی چالوں کو سمجھ نہ سکے اور 1971 کا سانحہ ہمیں دیکھنا پڑا۔

سانحہ مشرقی پاکستان کے فوری بعد جولائی 1972ء میں انہی قوتوں نے اردو اور سندھی کا مناقشہ شروع کرا دیا۔ 1973ء کے آئین میں اس مسلے کو خوش اسلوبی سے طے کر دیا گیا مگر دشمن آج تک ہمیں پاکستانی کے بجائے سندھی، بلوچی، پٹھان اور پنجابی میں تقسیم کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ حالانکہ قومی زبان میرا اور آپ کا آئینی حق ہے جو ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ البتہ بعض سادہ لوح لوگ ان مکڑوں کے جال میں پھنس کر الٹی سیدھی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان حالات سے ہمیں نہایت دانشمندی سے نکلنا ہے اور دشمن کے ہاتھوں میں نہیں کھیلنا ہے۔ ہماری قومی زبان کے حوالے سے یہ چومکھی ہمارے زارئع ابلاغ کے علاوہ آج کل کے سماجی ابلاغ کے ذرائع پہ بھی پوری شدومد کے ساتھ لڑی جا رہی ہے۔ ہمیں غلط باتوں کا جواب دینا ہے اور حقائق لوگوں کے سامنے لانے ہیں۔

آج کل ہمارے ٹی وی چینل، ریڈیو چینیل بلخصوص ہماری زبان کو انگریزی بنانے کی بھرپور کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ چینل اپنی زبان بلکہ زبانوں کے اچھے بھلے اور معیاری الفاظ تک کو چھوڑ کر انگریزی الفاظ کی جگالی کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اس طرح ہماری زبان کو ختم کرنے کی خفیہ کوشش کی جا رہی ہے۔ دشمن اس کے لیے بے تحاشہ رقوم خرچ کر رہا ہے۔ ہم دنیا کی اتنی بڑی زبان کے مالک ہوتے ہوئے اپنے فرض سے غافل بلکہ دشمنوں آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ انہی ملکوں کی تجارتی کمپنیاں اپنا مال ہمیں بھیجتی ہیں لیکن ان سے متعلق معلومات اور تعرف اپنی زبان میں پیش کرتی ہیں۔ دوسری طرف دوسری قوموں کے ساتھ ان کا رویہ مختلف ہے۔ آخر کیوں؟

## 2۔ ترکی زبان اور اردو کے رسم الخط کی سازش

ہماری قومی زبان کے حوالے سے ہمارے ساتھ 72 سال سے وہی سلوک کیا جا رہا ہے جو ترکوں کے ساتھ گزشتہ صدی کی دوسری دہائی میں کمال پاشا اتا ترک کے ذریعے کرایا گیا یعنی ترکی رسم الخط کی جگہ رومن رسم الخط رائج کر کے پورے ترکی کی راتوں رات ان پڑھ کر دیا گیا تھا۔ انگریز جب برصغیر میں آیا

توہندستان میں مسلمانوں کی حکومت میں شرح خواندگی اسی نوے فیصد تھی مگر انگریزی زبان نافذ کر کے سب کو ان پڑھ قرار دے دیا گیا۔ گزشتہ 72 سال سے بھی دن رات انگریزی میڈیم کو رواج دے دے کر اردو رسم الخط کو ہم سے دور کر دیا گیا۔

اس کا نتیجہ ہے کہ آج ہم درست اردو تو درکنار خالص اردو کا ایک جملہ بھی لکھنے سے قاصر ہو چکے ہیں۔ یہ خلیج دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے۔ نہ ہماری زبان رہی اور اب رسم الخط پر ہاتھ صاف کیا جا رہا ہے۔ ہمارے املاء میں یکسانیت باقی نہیں رہنے دی گئی۔ ہر فرد اپنی اردو املاء کا خود موجد اور خود مالک ہے۔ اس میں ہمارے بعض چینل خاصے سرگرم ہیں۔ ترکی کے ساتھ 1923ء میں ہونے والا معاہدہ 2023ء میں ختم ہونے کو ہے۔ ایک صدی میں ترکوں کو تو اپنے نقصانات کا احساس ہو چکا ہے اور وہ اپنے ذی وقار صدر طیب اُردوان کی سربراہی میں اپنا بھلا بُرا سوچ لیں گے مگر ہمارا کیا بنے گا؟ ہمارے ہاں تو حکومت شاید نفاذ اردو کی ذمہ داری سے ہی ہاتھ کھینچے جا رہی ہے۔

## 3۔ نفاذ اردو سے سرکاری سبکدوشی

میری بات کو آپ جہالت یا کم از کم غلط فہمی قرار دے سکتی ہیں مگر اس کا کیا کیا جائے کہ حکومت اپنی بچت سکیم کے تحت نفاذ اردو کے مرکزی ذمہ داری ادارہ فروغ قومی زبان کے ساتھ اردو سائنس بورڈ اور اردو لغت بورڈ کو ضم کرنے کی ایک تجویز پر ڈاکٹر عشرت حسین کمیشن کے ذریعے تیزی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اگرچہ ان تینوں اداروں کی ذمہ داریاں اور قانونی حیثیت بالکل الگ الگ ہے اور اس کام میں مالیاتی کے ساتھ علمی فائدہ بھی کوئی نہیں ہو گا۔ البتہ اس عمل کے دوران عدالت عظمیٰ پاکستان نے فیصلے میں نفاذ اردو کی جو ذمہ داری براہ راست ادارہ فروغ قومی زبان پر ڈال رکھی ہے۔ ان اداروں کے انضمام سے وہ ذمہ داری بلکہ قدغن خفیہ طریقے سے محو ہو کر رہ جائے گی۔ یوں حکومت توہین عدالت سے چپکے سے جان چھڑا لے گی۔ اگرچہ وزیر اعظم پاکستان قومی زبان کا بے حد احساس رکھتے ہیں مگر عملاً ابھی تک کچھ نہیں ہو سکا۔

### فرمان قائداعظم محمد علی جناحؒ

میں آپ کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہو گی اور صرف اردو۔۔اور اردو کے سوا اور کوئی نہیں۔ جو آپ کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ پاکستان کا دشمن ہے۔ ایک مشترکہ سرکاری زبان کے بغیر کوئی قوم باہم متحد نہیں ہو سکتی اور نہ کام کر سکتی ہے۔ اگر پاکستان کے مختلف حصوں کو باہم متحد ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونا ہے تو اس کی سرکاری زبان ایک ہی ہو سکتی ہے اور وہ میری ذاتی رائے میں ایک ہی ہو سکتی ہے اور وہ اردو ہے۔ اردو وہ زبان وہ ہے جسے برعظیم کے کروڑوں مسلمانوں نے پرورش کیا ہے، اسے پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ زبان ہے جو دوسری صوبائی اور علاقائی زبانوں سے کہیں زیادہ اسلامی ثقافت اور اسلامی روایات کے بہترین سرمائے پر مشتمل ہے اور دوسرے اسلامی ملکوں کی زبانوں سے زیادہ قریب تر ہے۔ پاکستان کی سرکاری زبان جو مملکت کے مختلف صوبوں کے درمیان افہام تفہیم کا ذریعہ ہو، صرف ایک ہی ہو سکتی ہے اور وہ اردو ہے، اردو کے سوا اور کوئی نہیں۔ (قائداعظم کا ڈھاکہ یونیورسٹی میں جلسہ عام سے خطاب (۲۱تا۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء)

# نفاذ قومی زبان سے متعلق عدالت عظمیٰ پاکستان کے احکامات

## چیف جسٹس جواد ایس خواجہ کی سر براہی میں قائم بینچ کے تاریخی فیصلے میں دیئے گئے احکامات

آرٹیکل 5 اور آرٹیکل 251 میں بیان کئے گئے احکامات کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اور ان کے نفاذ میں یکے بعد دیگرے کئی حکومتوں کی بے عملی اور ناکامی کو سامنے رکھتے ہوئے، ہمارے سامنے سوائے اس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم مندرجہ ذیل ہدایات اور حکم جاری کریں:

- وفاقی اور صوبائی حکومتیں آرٹیکل 251 کے احکامات کو بلا تاخیر اور پوری طاقت سے فوری نافذ کریں۔

- اس آرٹیکل کے نفاذ کے اقدامات کے لیے جو معیاد مذکورہ بالا مراسلہ (مورخہ 6 جولائی 2015) میں، خود حکومت کی جانب سے مقرر کی گئی ہے، اس کی ہر صورت پابندی کی جائے۔
- قومی زبان کے رسم الخط میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتیں باہمی ہم آہنگی پیدا کریں۔
- نفاذ قومی زبان سے متعلق عدالت عظمیٰ پاکستان کے احکامات
- تین ماہ کے اندر اندر وفاقی اور صوبائی قوانین کا قومی زبان میں ترجمہ کر لیا جائے۔
- بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے نگرانی کرنے اور باہمی ربط قائم کرنے والے ادارے آرٹیکل 251 کو نافذ کریں اور تمام متعلقہ اداروں میں اس آرٹیکل کا نفاذ یقینی بنائیں
- وفاقی سطح پر مقابلہ کے امتحانات میں قومی زبان کے استعمال کے بارے میں حکومتی اداروں کی مندرجہ بالا سفارشات پر بلا تاخیر عمل کیا جائے۔
- ان عدالتی فیصلوں کا، جو عوامی مفاد سے تعلق رکھتے ہوں یا جو آرٹیکل 189 کے تحت اصول قانون کی وضاحت کرتے ہوں، لازماً اردو میں ترجمہ کروایا جائے۔
- عدالتی مقدمات میں سرکاری محکمے اپنے جوابات حتی الامکان اردو میں پیش کریں تاکہ شہری اس قابل ہو سکیں کہ وہ موثر طریقے سے اپنے قانونی حقوق نافذ کروا سکیں۔

**اس فیصلے کے اجراء کے بعد، اگر کوئی سرکاری ادارہ یا اہلکار آرٹیکل 251 کے احکامات کی خلاف ورزی جاری رکھے گا تو جس شہری کو بھی اس خلاف ورزی کے نتیجے میں نقصان یا ضرر پہنچے گا، اسے قانونی چارہ جوئی کا حق حاصل ہوگا۔**
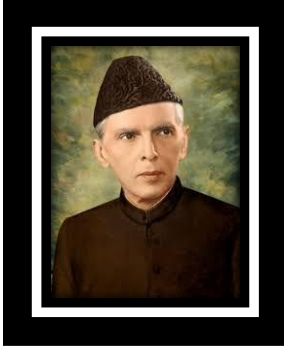
# اردو بحیثیت قومی زبان اور قائداعظمؒ

خواجہ رضی حیدر

”آل انڈیا مسلم لیگ نے جون 1936 میں آنے والے انتخابات کے لیے پارلیمنٹری بورڈ کا جو منشور جاری کیا تھا اس میں بھی یہ اُصول وضع کیا تھا کہ پارلیمنٹری بورڈ اُردو زبان اور رسم الخط کے فروغ اور تحفظ کے لیے کام کرے گا۔“

1936 میں بمبئی کے ایک جلسہ میں انہوں نے دورانِ تقریر اُردو میں چند جملے ادا کیے لیکن اکتوبر 1937 میں سٹی مسلم لیگ بجنور یوپی کے ایک جلسہ میں جس کی صدارت تحریکِ خلافت کے رہنما مولانا شوکت علی کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز اُردو میں کیا اور پھر انگریزی میں گفتگو جاری رکھی۔ اسی جلسہ میں قائداعظم نے یہ بھی کہا کہ اسلام اور اُردو مسلمانوں کے اتحاد کے بنیادی عناصر ہیں۔

19 ستمبر 1937 کو شملہ میں ایک عوامی استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے کہا کہ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی قوم کو مضبوط، آزاد اور محب وطن بنا دیتا ہوں تو میں یہ سمجھوں گا کہ میں نے اپنی زندگی کا مقصد پالیا ہے لیکن ہمارے ملک کی آزادی کا قطعی یہ مقصد نہیں کہ اکثریت کے لیے ایسی آزادی جو جبر و ظلم پر مبنی ہو۔ اس استقبالیہ میں سر سکندر حیات خان، سر عبداللہ ہارون، مولانا شوکت علی اور سر سلطان احمد بھی موجود تھے جنھوں نے جناح کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ شملہ ہی میں مولانا ظفر علی خان نے جناح سے ملاقات کی اور اپنی جماعت 'اتحاد ملت پارٹی' کو مسلم لیگ میں ضم کرنے کا فیصلہ کیا۔

ہندو مسلم مفاہمت کے حوالے سے جواہر لال نہرو سے مذاکرات کے دوران قائداعظم نے 17 مارچ 1938 کو جواہر لال نہرو کے نام ایک خط میں ہندو مسلم مفاہمت کے لیے جو چودہ نکات بیان کیے تھے اس میں بھی انہوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ ”مسلمان اُردو کو ہندوستان کی قومی زبان دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اُردو زبان کو نہ محدود کیا جائے اور نہ کسی قسم کا نقصان پہنچایا جائے۔“

جنوری 1938 میں مسلم لیگ کلکتہ کے ایک جلسے میں کانگریسی ذہنیت کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا کہ ”اگر ہم کو برِّصغیر میں اپنے وجود کی پائیدار ضمانت درکار ہے تو ہم کو اُردو کے تحفظ کے لیے جدوجہد کرنا ہوگی۔“ اسی سال 1938 میں صوبہ بہار کے شہر 'گیا' میں ایک پُر ہجوم اجتماع سے انگریزی میں خطاب کرنے کے بعد کہا کہ میں اپنی ٹوٹی پھوٹی اُردو میں بھی آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں کیوں کہ یہ میری ذمّہ داری ہے کہ میں آپ سے آپ کی زبان میں بھی بات کروں۔ اس تقریر میں بھی انہوں نے کہا کہ اُردو اور اسلام ہم کو متحد و منظم کر سکتے ہیں۔

16 اکتوبر 1937 کو آل انڈیا مسلم لیگ کے 25ویں سالانہ اجلاس لکھنؤ کی دوسری نشست میں راجا امیر احمد خان آف محمود آباد نے اُردو کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کی۔ اس اجلاس کی صدارت قائداعظم محمد علی جناح کر رہے تھے۔ قرارداد میں کہا گیا تھا کہ ”جیسا کہ اُردو زبان دراصل ایک ہندوستانی زبان ہے اور ہندو مسلم ثقافت کے باہمی تعامل وارتباط کا نتیجہ ہے اور ملک کی کثیر آبادی اس کو بولتی ہے۔ یہ متحدہ قومیت کے ارتقا میں معاون ہے۔ اس کو ہندی سے تبدیل کرنے کی کوشش کرنا اُردو کی ساختیاتی بنیادوں کو بُری طرح متاثر کرے گی بلکہ ہندو اور مسلمان طبقات کے درمیان رفاقت کے فروغ میں بھی رکاوٹ ڈالے گی۔ آل انڈیا مسلم لیگ ہندوستان کے اُردو بولنے والے عوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ مرکزی اور صوبائی

حکومتوں کی سطح پر اور ہر شعبۂ حیات میں اپنی زبان کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہر اس علاقہ میں ہر ممکن جدوجہد کریں جہاں جہاں اُردو بولی جاتی ہے۔ اختیاری مضمون کی حیثیت سے اُردو کی تدریس کے انتظامات کیے جائیں اور تمام سرکاری محکموں، عدالتوں، مجلس قانون ساز، ریلوے اور محکمہ ڈاک میں اُردو کے استعمال کے انتظامات کیے جائیں۔ اس بات کی کوشش کی جائے کہ اُردو کو ہندوستان کی ہمہ گیر اور آفاقی زبان بنادیا جائے۔" اجلاس میں اس قرارداد کی تائید مولانا کریم الرضا خان (یوپی) (حسن ریاض (یوپی) غلام حسن (سی پی برار) اور ایس ایم حسن خان (بمبئی) نے کی اور متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کرلی گئی۔

قائداعظم محمد علی جناح اپنی اُردو کو تانگے والے کی اُردو اور کبھی کبھی بمبئی والے کی اُردو کہا کرتے تھے۔ قائداعظم کے پرائیویٹ سیکریٹری مطلوب الحسن سیّد کا بیان ہے کہ جب میں 1940 میں ان کا پرائیویٹ سیکریٹری مقرر ہوا تو انہوں نے مجھ سے اُردو میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "تم لکھنؤ والا ہے، اس لیے ہم تم سے اُردو بولا لیکن کام تم انگلش میں کرے گا۔"

جولائی 1938 میں دہلی پر اونشل مسلم لیگ کے جلسے سے انہوں نے نہایت ٹھہر ٹھہر کر تقریباً پندرہ منٹ تک اُردو میں خطاب کیا۔ اکتوبر 1938 میں سندھ صوبائی لیگ کانفرنس میں انہوں نے کانگریس کی صوبائی حکومتوں کے مسلم دشمن اقدامات کی مخالفت کی اور فرمایا "اُردو ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کی مادری زبان اور ہندوستان میں رابطے کی زبان ہے۔ اس لیے اس کی حفاظت ہمارا قومی فرض ہے۔ ہم اُردو کے خلاف اقدامات کو اسلام، مسلم ثقافت اور ادب کے خلاف اقدامات تصوّر کرتے ہیں۔

17 مارچ 1939 کو قائداعظم علی گڑھ سے واپسی پر بریلی پہنچے تو نہ صرف ریلوے اسٹیشن پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا بلکہ رات کو ایک جلسے میں انہوں نے اُردو میں خطاب بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ "انگریز کیا چاہتا ہے۔ ہندو کیا چاہتے ہیں۔ انگریز چاہتا ہے کہ ہندو اور مسلمان لڑتے رہیں اور وہ حکومت کرتا رہے۔ ہندو چاہتا ہے کہ انگریز کے زیر سایہ ہماری حکومت مسلمانوں پر قائم رہے اور وہ مسلمانوں پر حکومت کرتا رہے۔ اور ہم مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ ہم نہ انگریز کے غلام رہیں اور نہ ہندوئوں کے بلکہ ہندوستان میں ایک آزاد قوم کی طرح اپنا وجود قائم رہے۔"

25 مارچ 1939 میں مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے قائداعظم نے اُردو میں ایک مختصر تقریر کی اور کانگریس کی سیاست کو دھوکہ دہی کی سیاست قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ وہ کانگریس کے دام ہمرنگ زمین سے ہوشیار رہیں کیوں کہ وہ مسلمانوں کے مفادات کے خلاف کام کررہی ہے۔

3 اپریل 1942 کو الٰہ آباد میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس سے بھی قائداعظم نے اُردو میں خطاب کیا اور کہا کہ ہندوستان میں بولی جانے والی تمام زبانوں میں ایک ہی نعرہ گونج رہا ہے اور وہ نعرہ ہے "پاکستان زندہ باد"۔

دسمبر 1943 کو کراچی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں جب نواب بہادر یار جنگ نے قائداعظم کی تقریر کا نہایت پُرجوش انداز میں اُردو ترجمہ پیش کیا تو قائداعظم نے برجستہ کہا کہ آج مسلم لیگ کو اس کی زبان مل گئی ہے۔"

قائداعظم کسی بھی زبان کی افادیت اور اہمیت سے پورے طور پر واقف تھے وہ جانتے تھے کہ زبان قوموں کی تعمیر و ترقی اور سلامتی و استحکام میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اسی لیے وہ ہمیشہ اُردو کے تحفظ پر زور دیا کرتے تھے۔ 1944 میں گاندھی جناح مذاکرات کے موقع پر بھی انہوں نے دو قومی نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ دیگر عناصر کے علاوہ ہماری زبان اور اَدب بھی ہندوئوں سے مختلف ہے۔

مئی 1947 میں آل انڈیا مسلم نیوز پیپرز ایسوسی ایشن کے کنونشن سے دہلی میں خطاب کرتے ہوئے ماضی میں مسلم پریس کی کمزور صورتِ حال پر روشنی

ڈالی اور کہا کہ اُردو ہماری قومی زبان کا درجہ لینے جارہی ہے، ایسی صورت میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اُردو صحافت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دی جائے۔

12 جولائی 1947 کو لندن مسلم لیگ کے زیر اہتمام 'پاکستان ڈنر' کے موقع پر ایک پیغام میں اُردو کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس موقع پر ڈنر میں موجود کیمبرج یونیورسٹی میں عربی اور فارسی کے پروفیسر اور معروف مستشرق آبری نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ پاکستان کی زبان اُردو ہوگی۔ انہوں نے اس اُمید کا اظہار بھی کیا کہ پاکستان سے تخلیق کیے جانے والے اُردو اَدب کا شمار دنیا کے عظیم ادب میں ہوگا۔

قیامِ پاکستان کے بعد 18 اگست کو کراچی میں عید کی نماز کے اجتماع سے قائد اعظم نے اُردو میں مختصر خطاب کیا اور تمام مسلمانوں کو عید کی مبارکباد پیش کی۔ 5 فروری کو سبی بلوچستان میں ایک بلوچ صحافی کے سوال کا جواب اُردو میں دیتے ہوئے کہا کہ 'بازاری افواہوں پر یقین مت کیجیے'۔

21 مارچ 1948 کو ڈھاکہ میں فوجی پریڈ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی سرکاری زبان اُردو ہوگی۔ اسی تقریر میں آپ نے یہ بھی کہا کہ میں آپ پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان کوئی اور زبان نہیں بلکہ اُردو ہوگی۔ جو شخص بھی اس سلسلہ میں گمراہ کرے گا وہ یقیناً پاکستان کا دوست نہیں ہوسکتا۔ کوئی بھی قوم ایک قومی زبان کے بغیر ملکی سالمیت اور یکجہتی کو فروغ نہیں دے سکتی۔ قیامِ پاکستان کے بعد 21 مارچ 1948 کو پاکستان کے نئے سکوں کا اجرا کیا گیا جن پر اُردو اور انگریزی میں 'حکومت پاکستان' کے الفاظ کندہ تھے۔ ان الفاظ سے ہی یہ شہادت میسر آتی ہے کہ پاکستان کی سرکاری زبان اُردو ہوگی۔

24 مارچ کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے کہا کہ بین الصوبائی رابطہ کے لیے اُردو پاکستان کی سرکاری زبان ہوگی۔ اُردو اسلامی روایات اور ثقافت کی نمائندہ زبان ہے اور اسلامی ممالک کی زبانوں سے نہ صرف قریب ترین ہے بلکہ پاکستان کے تمام علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ انڈیا میں نہ صرف اُردو کو دیس نکالا دیا جارہا ہے بلکہ سرکاری خط و کتابت کے لیے بھی اُردو رسم الخط کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

میں یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ ''اُردو پاکستان کی سرکاری زبان ہوگی۔'' یہ قائد اعظم کی دیرینہ خواہش ضرور تھی لیکن اس بات کا فیصلہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے 25 فروری 1948 کو اپنے ایک اجلاس میں کیا تھا، جس کی صدارت قائد اعظم محمد علی جناح کر رہے تھے۔ اس لیے جب ڈھاکہ میں قائد اعظم نے اُردو کو پاکستان کی سرکاری زبان کہا تو وہ اپنا فیصلہ نہیں سنا رہے تھے بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے فیصلے کا اعلان کر رہے تھے۔

''اُردو پاکستان کی سرکاری زبان ہوگی۔'' اس فیصلہ کے نفاذ میں تاخیر ضرور ہوئی مگر اس فیصلے کی قانونی حیثیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ اگر ہم پاکستان سے پوری دیانت کے ساتھ وفاداری کا اعلان کرتے ہیں تو ہم کو اس فیصلے کو تسلیم کرنا چاہیے اور ایسا ہم اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب ہم اپنے سیاسی وجود سے ہر قسم کے علاقائی تعصبات کو اکھاڑ کر پھینک دیں، کیوں کہ اسی صورت میں ہم پاکستان کی سلامتی کے لیے اپنا جائز کردار بھی ادا کر سکتے ہیں اور قائد اعظم کی رُوح کے سامنے سرخرو بھی ہوسکتے ہیں۔

حکومت پاکستان نے قومی زبان کے فروغ کے لیے اردو لغت آن لائن تیار کی ہے۔ جس میں ہر لفظ کا ترجمہ، تشریح اور مناسب استعمال بھی درج ہے۔ آپ اس ربط سے استفادہ کر سکتے ہیں

**http://udb.gov.pk/**

# اردو ہندی سے اردو انگریزی تنازعے تک!

عطاء الرحمن چوہان chohanpk@gmail.com
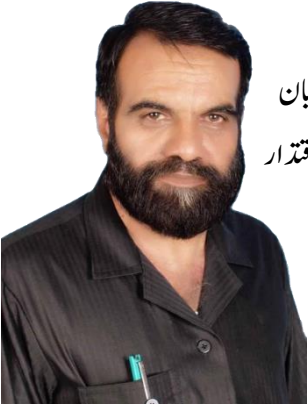
انگریز جب برصغیر میں آئے تو انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ مستقبل میں اردو اس خطے میں رابطے کی واحد زبان ہو گی۔ انہوں نے فورٹ ولیم کالج میں نو وارد انگریزوں کو اردو کی ابتدائی تعلیم دینا شروع کر دی تھی۔ انگریزوں نے برسر اقتدار آتے ہی بتدریج فارسی کے بجائے اردو کو ہندوستان کی دفتری اور سرکاری زبان کے طور پر اختیار کیا۔ ہندو متعصب ذہنیت کو یہ برداشت نہیں ہوا اور 1867ء میں انتہا پسند ہندو تنظیموں اور سیاسی قائدین نے اردو زبان کی مخالفت شروع کر دی اور بڑی شد مد سے پورا ہندو سماج ہندی زبان رائج کروانے کے لیے میدان میں آ گیا۔ ہندووں نے اردو سے فارسی اور عربی کے الفاظ نکال کر سنسکرت کے الفاظ شامل کرنے شروع کر دیئے اور رسم الخط بھی بتدریج بدل کر دیوناگری کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اردو قرآنی رسم الخط میں لکھی جاتی اس کی جگہ دیوناگری رسم الخط رائج ہونا چاہیے۔ ہندو کے معتدل مزاج اور ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار زعماء بھی ہندی کی حمایت میں میدان میں گئے۔ سر سید احمد خان نے جدید فکر کے علمبردار ہونے کے باوجود اردو ہندی تنازعے میں فعال کردار ادا کیا اور ہندووں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ ان کی تنگ نظری اور تعصب کا یہی عالم رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہندوستان ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا میں تقسیم ہو جائے گا۔

اردو مخالفت کے اسباب لسانی سے زیادہ فرقہ وارانہ تھے جن کی جڑیں ہندو احیاء پرستی میں پیوست تھیں۔ بعد میں انہی عوامل نے "ہندی، ہندو، ہندوستان" کے نعرے کی شکل اختیار کر لی۔ سر سیّد نے یکم اگست 1867ء کو وائسرائے اور گورنر جنرل کو ایک یاداشت پیش کی جس میں موجودہ نظامِ تعلیم کو ناقص بتایا گیا، جس کی بنیاد انگریزی ذریعۂ تعلیم پر تھی۔ سر سیّد کے خیال میں "یورپین علوم و فنون اور سائنس کی روشنی" کو عام کیا جانا ضروری تھا اور اس کے لیے انگریزی نہیں بلکہ دیسی زبان زیادہ موزوں تھی۔ اس یاداشت پر دس افراد کے دستخط تھے جن میں سے چار یعنی اسر چند مکرجی، بدری پرساد، منولال اور راجا جے کشن داس غیر مسلم تھے۔ جس پر انگریز حکومت نے خاصی توجہ دی تھی لیکن بعض دوسری باتوں کے ساتھ بڑی رکاوٹ یہ پیدا ہو گئی کہ بنارس کے ہندوؤں کی طرف سے اس کی مخالفت شروع ہو گئی۔ اردو کے مخالفین نے اخبارات میں اس بات کا مطالبہ کر دیا کہ اس مجوزہ یونیورسٹی میں مسلمانوں کے لیے اردو زبان اور ہندوؤں کے لیے ہندی زبان مخصوص کی جائے۔

1868ء میں راجا شیو پرساد نے ایک کتابچہ 'میمورنڈم آن کورٹ کیریکٹرس' شائع کیا، جس میں فارسی اور اردو تعلیم کی سرکاری سرپرستی کو ہندی کی ترقی میں سدِ راہ بتایا اور فارسی رسم الخط کی جگہ ہندی رسم الخط کو عدالت میں رائج کرنے کا مطالبہ کی۔ 1882ء میں ہندی کے حامیوں نے ایجوکیشن کمیشن کو 118 میمورنڈم دیے جن میں 67 ہزار دستخط جمع گئے تھے ان میں یہ کہا گیا کہ "اردو ہماری نہ مذہبی زبان ہے اور نہ قومی اور نہ اسے (کذا) کسی غیر ملک سے درآمد ہی کی گئی ہے۔ 32 سال کی اس تحریک کے نتیجے میں انگریزی سرکار نے 1900ء میں عدالتوں میں فارسی رسم خط کے ساتھ ساتھ ناگری رسم خط کے استعمال کی بھی اجازت دے دی"۔

انگریزوں نے اردو ہندی تنازعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انگریزی کو ہندوستان کی دفتری، تدریسی اور سرکاری زبان کا درجہ دے دیا۔ یوں اردو سرکاری سرپرستی سے محروم ہو گئی۔ انگریزی کے نفاذ کے ساتھ ہی برصغیر کے ننانوے فیصد خواندہ شہری جاہل قرار پائے۔ عمال حکومت پر وہی فائز ہونے لگے جن کو انگریزی کی شد مد تھی۔ اب ہندو اور مسلمان آپس کی لڑائیوں کے باعث اپنی مشترک میراث اردو سے محروم ہو کر استعمار کی زبان سیکھنے پر مجبور ہو گئے۔ تاہم ہندوؤں کی تنگ نظری نے سر سید احمد خان اور قائد اعظم محمد علی جناح کو بھی الگ ملک کی جدوجہد پر مجبور کر دیا۔ یوں تحریک پاکستان کی بنیاد اسلامی فکر کے ساتھ ساتھ اردو زبان بھی بنی۔

تحریک پاکستان کے دوران یہ سوال اٹھا کہ نئی ریاست کی سرکاری زبان کیا ہو گی۔ بابائے اردو مولانا عبد الحق نے قائد اعظمؒ سے اس معاملے پر کئی ملاقاتیں کیں، جب قائد اعظم ان سے متفق ہو گئے تو آپ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں مولانا عبد الحق کو دعوت دی اور اس اجلاس میں تفصیلی مشاورت کے بعد یہ طے ہو گیا کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہی ہو گی۔ پاکستان بننے کے بعد 25 فروری 1948 کو قائد اعظم نے پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کی مشترکہ مشاورت کے بعد اردو کو بطور قومی زبان قرار دیا اور اسی روز شام کے اجلاس میں پہلی قانون ساز اسمبلی نے اردو کو پاکستان کو سرکاری زبان قرار دینے کا بل منظور کیا۔ وزیر اعظم لیاقت علی خان جو وزیر خزانہ بھی تھے، انہوں نے پاکستان کا پہلا بجٹ قومی زبان اردو میں پیش کیا، جس میں ایک لفظ بھی انگریزی کا استعمال نہیں ہوا۔ لیاقت علی کی شہادت کے بعد پاکستان پر طالع آزماؤں کا قبضہ ہو گیا اور انہوں نے قومی زبان کو متنازعہ بنانے کی پوری کوشش کی۔ انہی سازشوں کے نتیجے میں 1956ء کے دستور میں اردو کے ساتھ بنگلہ کو بھی قومی زبان کا درجہ دیا گیا تاہم معاملات حکومت انگریزی میں ہی چلائے جاتے رہے۔

انگریزوں سے آزادی کے بعد اہل پاکستان کا پالا انگریزی زبان، انگریزی طرز حکمرانی، انگریزوں کی تربیت یافتہ بیوروکریسی سے پڑا۔ انگریزوں کے جانے کے بعد کالے انگریز وہ ساری مراعات، پروٹوکول اور رعب و دبدبہ انجوائے کرنے لگے، جس کے لیے وہ ترس رہے تھے۔ قوم ہجرت ، نقل مکانی، معاشی زبوں حالی اور سیاسی ابتری سے دوچار تھی۔ انگریزی دور میں جو چند پڑھے لکھے لوگ موجود تھے وہ سرکاری عہدوں پر فائز ہو گئے اور اپنی انگریزی مہارت سے خوب استفادہ کرنے لگے۔ غلامی کے اثرات تو صدیوں تک رہتے ہیں، بالخصوص ذہنی غلامی تو انسان کی سوچ اور فکر کے دھارے اور معیار ہی بدل دیتی ہے۔ ہمارے ساتھ بھی یہی ہوا کہ نوکر شاہی نے انگریزی کی سرپرستی جاری رکھی اور قومی زبان کو تعویز بنا کر دستور کی کتاب میں بند کئے رکھا۔ بابائے اردو زندگی کے آخری دن تک نفاذ اردو کے لیے کوشاں رہے۔ چالاک اور مکار نوکر شاہی نے ان کے مطالبے کو ماننے کرنے کے بجائے انہیں جزوی کاموں انجمن ترقی اردو، اردو سائنس بورڈ اور اردو سائنس کالج تک محدود رکھا۔

حکمرانوں اور نوکر شاہی کے پاس پاکستان کی عوام پر انگریز کا غلامانہ نظام جاری رکھنے کا واحد ہتھیار انگریزی زبان تھی۔ جس سے عوام مانوس نہیں تھے۔ وہ انگریزی کے زور پر مزید طاقتور ہوتے گئے۔ انہوں نے انگریزی کو پاکستان کے دفتری اور تعلیمی نظام کا لازمی جزو بنا لیا اور اس کے سہارے قومی وسائل کو قومی زبان کے بجائے انگریزی زبان کے فروغ اور اس کے ناجائز تسلط کو جمائے رکھنے کے لیے استعمال کیا۔ اپنی تجوریاں بھی بھریں اور اپنے نسلوں کا مستقبل محفوظ کرنے کے لیے جامع نظام بھی وضع کیا۔ انہوں نے اپنی اولادوں کو اندرون و بیرون ملک انگریزی میڈیم اداروں سے تعلیم دلوائی اور رفتہ رفتہ پاکستان میں دو طبقات نے جنم لیا۔ انگریزی میڈیم والے حکمران اور اعلیٰ ملازمتوں کے حق دار قرار پائے اور اردو میڈیم والے چھوٹی موٹی نوکری، چاکری کے مستحق قرار دیئے گئے۔

پاکستان میں لیاقت علی خان، عبد الرب نشتر اور جنرل ضیاء الحق کے علاوہ کسی حکمران نے اردو پر توجہ نہیں دی بلکہ اسے سرد خانے میں ڈھانپے رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتے رہے۔ لیاقت علی خان 16 اکتوبر 1951 کو رحلت فرما گئے۔ بابائے اردو نفاذ اردو کی کوششیں کرتے رہے۔ 1956 میں نیا دستور بنا جس میں اردو کے ساتھ بنگلہ زبان کو ثانوی زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا اور نفاذ کے لیے پچیس سال کی مہلت دی گئی۔ جس پر بابائے اردو مولانا عبد الحق نے خاصی مزاحمت کی لیکن ان کی شنوائی نہ ہوئی۔ بلآخر وہ بھی 16 اگست 1961 کو نفاذ اردو کا خواب ادھورا چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ایوب خان کے دور میں 1962 کا دستور بنا، اس میں بھی اردو کو قومی زبان تسلیم کیا گیا اور نفاذ کے لیے پچیس سال کی مدت دی گئی۔ ایوب خان سے ذوالفقار علی بھٹو تک اردو کی فائل کیبنٹ ڈویژن کی فائلوں میں دفن رہی۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں 1973 کا دستور وجود میں آیا۔ جس کی شق 251 میں اردو کو ریاست کی سرکاری زبان قرار دیتے ہوئے پندرہ سالوں کی مہلت دی گئی۔ یوں عملاً بتیس سال تک اردو زبان کو دستوری تقاضا ہونے کے باوجود نظر انداز کیا جاتا رہا اور اس دوران انگریزی کو پوری قوت سے فروغ دیا گیا اور نظام مملکت میں اس کی گرفت مضبوط سے مضبوط تر کی جاتی رہی۔

جنرل ضیاء الحق کے دور میں پروفیسر اشتیاق حسین قریشی کی کوششوں سے نفاذ اردو کے لیے 1979 میں مقتدرہ قومی زبان کا ادارہ قائم کر کے دستوری تقاضوں کے مطابق نظام حکومت کو قومی زبان میں منتقل کرنے کی کوششیں شروع ہوئیں۔ مقتدرہ قومی زبان کے چیئرمین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور دیگر افسران نے پوری دلجمعی سے قومی زبان کو دفتری، سرکاری اور تدریسی زبان بنانے کے لیے دن رات کام کیا اور 1986ء تک سارا کام مکمل کر کے صدر مملکت کو نفاذ اردو کے لیے سفارشات پیش کر دیں۔ 1979 سے 1986 کے دوران مقتدرہ قومی زبان نے اردو کا کی بورڈ اور ٹائپ رائٹر کی تیاری بھی مکمل کیں۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر سرکاری افسران اور عملہ اراکین کو دفتری اردو کی عملی تربیت بھی دی گئی۔ اس دوران جو افسران و عملہ اراکین اردو کورس کرتے تھے، انہیں خصوصی الاونس بھی دیا جاتا تھا۔ جنرل ضیاء الحق کی حادثاتی موت کے ساتھ ہی نفاذ اردو کی کوششیں پھر دم توڑ گئیں۔

دستوری تقاضے کے طور پر 13 اگست 1988 تک سارے سرکاری معاملات کو انگریزی سے اردو میں منتقل ہونا تھا۔ بیوروکریسی نے مختلف حیلوں بہانوں سے اس معاملے کو پس پشت ڈالے رکھا۔ اس دوران اردو سے محبت کرنے والوں نے حکومت سے مطالبات کے ساتھ ساتھ عدالتوں کے ذریعے بھی نفاذ اردو کی کوشش کی۔ ہماری عدلیہ نے بھی بیوروکریسی والا رویہ برقرار رکھا۔ عدالتوں میں زیر التواء مقدمات کا سہارا لے کر بیوروکریسی نے انگریزی کی گرفت مزید مضبوط کر لی۔ اس دوران سرکاری وسائل کے ساتھ ساتھ برطانوی امدادی ادارے برٹش کونسل اور امریکی ادارے یو ایس ایڈ نے بھی انگریزی کے فروغ کے لیے دل کھول کر عطیات دیئے۔

سن 2000ء میں حکومت نے بغیر کسی تیاری کے سارا نصاب تعلیم انگریزی میں منتقل کر دیا۔ نہ اس کے لیے اساتذہ کی تربیت کی گئی اور نہ ہی طلبہ اس کے لیے تیار تھے۔ تب سے ہمارا تعلیمی نظام تباہی سے دوچار ہے۔ ستر فیصد طلبہ و طالبات انگریزی میں پاس نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر سکول سے بھاگ جاتے ہیں۔ جو طلبہ رٹہ لگا کر ڈگریاں حاصل بھی کر لیتے ہیں، ان میں علمی استعداد اور علمی دریافتیں ناپید ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم موجد بننے کے بجائے پیروکار بنے ہوئے ہیں۔ سوئی تک ہمارے ہاں تیار نہیں ہو رہی۔ ہر شعبہ زندگی میں ہزاروں پی ایچ ڈی، ایم فل سکالر موجود ہیں لیکن عملی میدان میں کوئی علمی کارنامہ نظر نہیں آتا۔ اسرائیل جیسے ملک نے اپنے نظام تعلیم کو عبرانی زبان میں منتقل کر کے ہر شعبہ زندگی میں نمایاں کارکردگی دکھائی۔ چین، جاپان، فرانس، جرمنی، ترکی، روس سمیت دنیا کے تمام ترقی پذیر ممالک نے آزادی کے بعد اپنی مقامی زبانوں کو ذریعہ تعلیم و تدریس بنایا کر علم کی روشنی سے قوموں کو منور کیا۔ ہم سے بعد آزاد ہونے والے ممالک کی شرح نمو ہم سے کہیں آگے ہے۔ بنگلہ دیش کو ہی دیکھ لیں،

جنرل ارشاد نے مارشل لاء دور میں ایک حکم نامے کے تحت بنگلہ زبان کو نافذ کیا، سرکاری دفاتر اور تعلیمی اداروں میں بنگلہ زبان داخل ہوتے ہی بنگلہ دیش نے ترقی کی شاہراہ پر تیز رفتاری سے سفر کیا اور آج ہر شعبہ زندگی میں ان کی کامیابی ہمارا منہ چڑھا رہی ہے۔

1988 سے 2015 تک ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں درجنوں مقدمات زیر التواء تھے۔ نوکر شاہی ان مقدمات کا سہارا لے کر انگریزی کے پاؤں مضبوط کرتی رہی۔ اس دوران 2015 میں چیف جسٹس سپریم کورٹ فدا محمد خان نے سال ہا سال سے زیر التواء مقدمات کی سماعت کے لیے جسٹس جواد ایس خواجہ کی سربراہی میں تین رکنی بینچ تشکیل دیا۔ جس نے بہت مختصر مدت میں دستوری شق 251 کے فوری نفاذ کا حکم جاری کیا۔ اس بینچ نے نفاذ اردو کے لیے حکومت سے یقین دہانی بھی لی اور قومی زبان کے نفاذ کے لیے وزارتی کمیٹی بھی قائم کروائی۔

نواز شریف کے دور حکومت میں وفاقی وزیر عرفان صدیقی کی سربراہی میں کمیٹی قائم ہوئی جس نے جسٹس جواد ایس خواجہ کی مدت ملازمت پوری ہونے تک تیز رفتاری سے کام کیا۔ سرکاری اداروں کی ویب سائٹس اردو میں منتقل ہونے لگیں، دفاتر کے بورڈ، قواعد اور اندرون دفتر افسران کے ناموں کی تختیاں اردو میں لکھی جانے لگیں۔ افسران اور عملہ اراکین کو دفتری اردو کورس کروانے، سرکاری دستاویزات کے ترجمہ کے لیے معیار بندی کمیٹی قائم ہوئی۔ بد قسمتی سے جسٹس جواد ایس خواجہ کو بطور چیف جسٹس بہت تھوڑی مدت ملی، ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد نفاذ اردو کے لیے جاری سارا عمل رُک گیا۔ خود سپریم کورٹ نے اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ 2018 میں عمران خان تبدیلی کے نام پر برسر اقتدار آئے۔ وہ قومی زبان، قومی لباس اور قومی اقدار کی بحالی کے علمبردار تھے۔ انہوں نے بھی حسب روائت وفاقی وزیر تعلیم شفقت محمود کی سربراہی میں نفاذ اردو کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی کی نفاذ اردو سے دلچسپی اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود اس کمیٹی کا اجلاس بھی منعقد نہیں ہو سکا۔ 8 ستمبر 2015 کے تاریخ ساز فیصلے پر عمل نہ ہونا پوری قوم کے لیے تشویش کا باعث تھا۔ اس دوران لاہور ہائی کورٹ، اسلام آباد ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں اس فیصلے پر عمل درآمد کے لیے کئی ایک مقدمات کیے گئے جو عدلیہ کی روائتی بے حسی کا شکار ہیں۔

8 ستمبر 2015 کے تاریخی فیصلے نے عوام میں نفاذ اردو کے شعور کو از سر نو متوجہ کیا۔ پاکستان میں مختلف شخصیات اور تنظیمیں نفاذ اردو کے لیے کوشاں ہیں۔ عدالتوں میں زیر التواء مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں اور حکمرانوں کو بار بار نفاذ اردو کے لیے متوجہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ سوشل اور دیگر ذرائع ابلاغ پر نفاذ اردو کی ایک موثر آواز بلند کی جا رہی ہے۔ ان میں کراچی کے معروف معالج نفسیات ڈاکٹر مبین اختر سرپرست تحریک نفاذ اردو پاکستان، ڈاکٹر معین الدین عقیل سابق سربراہ کلیہ اردو جامع کراچی، ڈاکٹر شریف نظامی، بانی صدر پاکستان قومی زبان تحریک، کوکب اقبال ایڈووکیٹ، سکندر جاوید ایڈووکیٹ، ڈاکٹر خالد اقبال یاسر، سابق سربراہ اردو سائنس بورڈ و سرپرست تحریک نفاذ اردو پاکستان، محمد اسلام نشتر، سابق سربراہ شعبہ نفاذ اردو، مقتدرہ قومی زبان، محمد اسلم الوری سابق سیکرٹری پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل، عطاء الرحمن چوہان، صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان، پروفیسر سلیم ہاشمی، عزیز ظفر آباد، محترمہ فاطمہ قمر لاہور، محترمہ صباء فضل کراچی قابل ذکر ہیں۔ 8 ستمبر 2019 کو تحریک نفاذ اردو پاکستان نے نفاذ اردو کے لیے عوام سے رابطہ کرتے ہوئے ملک گیر دستخطی مہم شروع کر رکھی ہے، جس کا ہدف ڈیڑھ کروڑ دستخط ہیں۔ اس پر تیزی سے کام جاری ہے۔ تحریک کے لائحہ عمل کے مطابق دستخطوں کا ہدف پورا کرنے کے بعد وہ وزیر اعظم پاکستان اور سپریم کورٹ میں پیش کریں گے اور عوامی حمایت سے نفاذ اردو کے ذریعے قوم کو انگریزی کے ناجائز اور غیر قانونی تسلط سے نجات دلا کر تحریک پاکستان کے نامکمل ایجنڈے کی تکمیل کریں گے۔

نفاذ اردو کے لیے کوششیں اپنی جگہ لیکن پاکستان کی نوکر شاہی منہ زور گھوڑے کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس کے سامنے عوامی منشاء، قائد اعظم کے ویژن، دستور پاکستان اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ انگریزی کی طاقت سے منتخب وزراء کو بلیک میل

کئے رکھتے ہیں اور حکومت کو قومی زبان کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت ہی نہیں دیتے۔ شومیٔ قسمت کہ ہماری کابینہ، پارلیمنٹ، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سمیت تمام سرکاری محکموں کے اجلاس اور کاروائیاں اردو میں چلائی جاتی ہیں اور فیصلے انگریزی میں جاری کئے جاتے ہیں۔ ممبران پارلیمنٹ اور کابینہ کے اراکین کی اکثریت انگریزی سے کوسوں دور ہوتی ہے۔ نوکر شاہی مشکل ترین قانونی اور دفتری اصطلاحات پر مبنی بھاری بھرکم قانونی دستاویزات پر سرسری بریفنگ کے بعد اپنے مطلب کی پالیسیاں بنوانے اور فیصلے کروانے میں کامیاب رہتی ہے۔ یوں عملاً ہمارے ہاں نہ صدر مملکت، نہ وزیر اعظم اور کابینہ حکومت کرتی ہے اور نہ پارلیمنٹ، بلکہ ساری حکمرانی تیس سے چالیس وفاقی سیکرٹری اور مختلف اداروں کے سربراہ انگریزی کی بندوق سے چلا رہے ہیں۔ یہ دنیا کا واحد ملک ہے جس میں قومی زبان کے لیے دستوری استحقاق، عدالت عظمیٰ کے فیصلے اور عوامی منشاء کے باوجود مہم جوئی کی ضرورت ہے۔
دستور پاکستان کے مطابق 13 اگست 1988 کے بعد قومی زبان کا نفاذ لازم تھا اور جس کی خلاف ورزی کے خلاف عدالت نے 8 ستمبر 2015 کو بہت واضح اور دوٹوک فیصلہ دیا۔ اس کے باوجود منہ زور بیوروکریسی ماننے کو تیار نہیں۔ یوں وہ اکتیس سالوں سے دستور شکنی کر رہے ہیں اور چار سالوں سے سپریم کورٹ کے فیصلے کو تسلیم نہ کرکے اس کی توہین کر رہے ہیں۔ چوری اور سینہ زوری کی اس سے زیادہ بدترین مثال دنیا کا کوئی ملک پیش نہیں کر سکتا۔ اس دوران قومی اسمبلی اور سینٹ سے بھی نفاذ اردو کی دستوری شق پر عمل درآمد کے لیے کئی ایک قراردادیں بھی منظور کی گئیں لیکن مقتدرہ سب کچھ ردی کی ٹوکری کی نظر کر رہی ہے۔ انگریزی کے پشتی بان حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور قومی زبان اردو کے نفاذ کے لیے کوشاں افراد سول سوسائٹی کا حصہ ہیں۔ اب یہ معرکہ کتنا طویل ہوتا ہے اور قوم انگریزی کے ہاتھوں محکوم رہے گی یا قومی زبان کے نفاذ کے ذریعے حقیقی آزادی سے ہم کنا ہوگی۔ اس کا فیصلہ دونوں فریقوں کی محنت اور ہمت پر منحصر ہے۔

## اردو زبان اور ہمارا رویہ۔۔۔ نصر اللہ چوہدری لاہور

دنیا کا ہر ملک اپنی قومی زبان کا احترام کرتے ہوئے اسے سرکاری حیثیت دیتا ہے اور اس کا سارا تعلیمی نصاب اور سرکاری ریکارڈ بھی ان کی اپنی مادری و قومی زبان میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ شہریوں کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ معروف لائبریریوں میں آج بھی دنیا کی قدیم ترین زبانوں پر مشتمل مجموعات موجود ہیں جنہیں اس دور کی قوموں نے اپنی شان سمجھتے ہوئے محفوظ کیا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں ایسا نہیں۔ ہماری قومی زبان اردو ہے جبکہ سرکاری زبان انگریزی۔ جس سے ہماری غلامانہ سوچ کی عکاسی ہوتی ہے۔ دوسری طرف ملک میں دیگر کئی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں جنہیں سرکاری سطح پر قبول نہیں کیا جاتا۔ پاکستان کا تعلیمی نصاب اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ سرکاری سطح پر قومی زبان کی پذیرائی نہ ہونے کے باعث ہماری قوم گومگوں کا شکار ہے۔ ایک خاص طبقہ اردو بولنے کو اچھا نہیں سمجھتا اور انگریزی بولنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ متوسط طبقہ اسے اپنی احساس محرومی سمجھتے ہوئے خاص طبقے کی پیروی کرتے ہوئے انگریزی بولنے کو ترجیح دیتا ہے اور دیکھا دیکھی یہ بیماری پھیلتی جا رہی ہے۔ 72 برس گزرنے کے بعد بھی قومی زبان سرکاری سرپرستی سے محروم ہے۔ جسکی وجہ ہم خود ہیں۔ ہم نے انگریزی زبان کو ہی سرکاری زبان کا درجہ دے دیا ہے۔ آج جس اردو نہیں آتی وہ فخر سے بتاتا ہے جبکہ انگریزی نہ آنا شرمندگی کی بات سمجھی جاتی ہے۔ حالانکہ اردو زبان عالمی زبان ہے اور یہ دنیا کی کئی جامعات میں پڑھائی جا رہی ہے۔ جن میں چین، ترکی، جرمنی اور بھارت شامل ہیں اور کئی دوسرے ممالک میں اس پر کام ہو رہا ہے، ہمارے ہاں اپنی قومی زبان کے فروغ کے لئے کوئی کام نہیں ہو رہا یہاں تک کہ مائیکروسوفٹ ویئر میں اردو ٹائپنگ اور اِن پیج پر بھی کسی اور ملک نے کام کیا ہے۔ اردو ٹائپنگ کا ایک سوفٹ ویئر بھارت میں بنا ہے جو پاکستان کے لئے اردو میں ہے لیکن یہ انکی قومی زبان ہندی میں ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی قومی زبان کو فروغ دیں تاکہ یہ زبان زندہ رہے اور ترقی کرے مگر پاکستان میں تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے

# قومی زبان کی اہمیت۔۔۔۔اربابِ علم ودانش سے ایک گزارش

## نذر حافی (مقیم ایران)

اس وقت ملتِ اسلامیہ یہود وہنود کے چنگل میں آئی ہوئی ہے اور مسلمانوں کی نوجوان نسل کولادین اور اوباش بنانے کے لئے طاغوتی طاقتیں پوری طرح سرگرمِ عمل ہیں۔طاغوت اپنی سیاسی حکمتِ عملی،اقتصادی دبائو،پلورل ازم کے نشے،عسکری طاقت اور ثقافتی یلغار کے ذریعے ہماری آئندہ نسل کو دین واخلاق اور اسلامی تہذیب وتمدّن سے عاری کرنے کا منصوبہ بناچکاہے اور اس طاغوتی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پہلے مرحلے میں مسلمانوں کو اپنی علاقائی اور قومی زبانوں سے ناآشنا کیاجارہاہے۔

زبان ہی وہ وسیلہ ہے جس کی بدولت نسل جدید کاقدیم سے رابطہ قائم ہوتاہے اور جس کے ذریعے علمی میراث،تہذیبی اقدار،ثقافتی فنون،ادبی جواہر،سیاسی بصیرت اور دینی محبت نسل در نسل،سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی ہے۔اگر کسی قوم کواس کی زبان سے محروم کردیاجائے تواس کی نسلِ نو اپنے ہی ملک میں بیگانی ہوجاتی ہے،اس کے بچے علم اپنے علمی ذخائر سے محروم ہوکر غیروں کی کتابوں کے محتاج ہوجاتے ہیں اور پھر غیر اپنی کتابوں اور اپنے نصاب تعلیم کے ذریعے اپنی ضرورت کے مطابق افراد تیار کرتے ہیں اور ان سے اپنی مرضی کے کام لیتے ہیں۔جیساکہ ہم جانتے ہیں کہ لارڈمیکالے برّصغیر میں یہ تجربہ انجام دے چکاہے اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج برصغیر کے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد عربی اور فارسی نہیں سمجھ سکتی اور ہماری اکثریت دوسرے ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے حالات سے اس قدر بے خبر ہے کہ انھیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارے ہمسایہ ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے ساتھ استعماری طاقتیں کیاکیاظلم کررہی ہیں۔چونکہ ہمارے لئے عربی اور فارسی کو اجنبی بنادیا گیاہے لہذا ہم جوکچھ بی بی سی،سی این این اور وائس آف جرمنی وغیرہ سے سنتے ہیں اسے ہی سچ سمجھتے ہیں۔

آج جب برمایالبنان کے مسلمان ہمیں مدد کے لئے پکارتے ہیں توہمیں کچھ سمجھ نہیں آتا کہ وہ ہم سے کیاچاہتے ہیں،آج جب کشمیر اور فلسطین کی بیوائیں مدد کے لئے چیختی ہیں توہمیں یہ پتہ نہیں چلتاکہ ہماری ذمہ داری کیاہے،آج جب افغانستان اور عراق کے کھنڈرات میڈیاپر دکھائے جاتے ہیں توہم صرف خاموش تماشائی بن کر دیکھتے رہتے ہیں۔اگر استعمار ہم سے عربی اور فارسی زبان نہ چھینتا تویقیناً آج ہماری صورتحال اس سے مختلف ہوتی۔جیساکہ ہم جانتے ہیں کہ جب تک برّصغیر میں عربی اور فارسی کادوردورہ تھایہاں کے مسلمان ہمیشہ اسلام کے دفاع اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی مدد کے لئے کمربستہ رہتے تھے۔عربی اور فارسی کے بعد اب استعمار نے اردوزبان کو تختۂ مشق بنارکھاہے۔ہماراآج کاجوان،شیخ سعدی،مولانا روم،محی الدین عربی،ملاصدرالدین شیرازی اور بوعلی سیناسے پہلے ہی ناآشناہے جبکہ علامہ اقبال سے بھی اس کارابطہ انتہائی سطحی ہے،اب اردوزبان کو ختم کرکے انگلش کے ذریعے پاکستانی جوانوں کو میکاویلی،جان لاک،روسو،مل،سمتھ اور سٹالن کافریفتہ بنانے کاکام کیاجارہاہے۔آج پاکستان کی نسلِ نو کے علمی و فکری ارتقاءاوراخلاقی ودینی رشد کے لئے ضروری ہے کہ دینِ اسلام کے علمی وفکری ذخائر کواردوزبان میں منتقل کرکے اردوزبان کے اندر بھی استعمار کے خلاف مقاومت اور مزاحمت کی روح پھونکی جائے۔

ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے ہمسائے میں اسلامی جمہوریہ ایران کی ترقی اور سربلندی کے پیچھے ان کی علمی وفکری طاقت پوشیدہ ہے۔ایران کے مقابلے میں استعمار اس لئے مسلسل پسپاہوتاجارہاہے چونکہ ایران کانظامِ تعلیم فارسی زبان میں ہے جس کے باعث ایرانی نسل کارابطہ اپنے مفکّرین،علماء اور

دانشمندوں سے مضبوطی کے ساتھ قائم ہے اور ان کے مقابلے میں جو استعماری فکر بھی ایران میں مغربی میڈیا یا مغرب نواز میڈیا کے ذریعے پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے، ایرانی مفکرین اپنی زبان میں حقائق کا تجزیہ و تحلیل کر کے لوگوں کو اس سے آگاہ کر دیتے ہیں۔ ایران کے اعلی حکام فخر کے ساتھ فارسی بولتے ہیں وہ کسی طور بھی انگریزی کے مقابلے میں احساس کمتری کے شکار نہیں ہیں۔ چنانچہ وہاں پر زبان اور میڈیا کے ذریعے استعمار علمی و فکری بحران پیدا کر کے داخل ہونے میں ناکام ہو چکا ہے۔

ہماری پاکستان کے تمام اربابِ علم و دانش سے یہ گزارش ہے کہ وہ اردو زبان کی حفاظت کے لئے اپنے قلم اٹھائیں اور اپنی زبان کھولیں۔ یہ صاحبان علم و شعور کی دینی و ملّی ذمہ داری ہے کہ وہ استعمار کی سازشوں اور مستقبل میں استعمار کی طرف سے ممکنہ خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے جہاں پر اپنے حکمرانوں کو مفید مشورے دیں وہیں پر اپنی ملت کو بھی شعوری طور پر استعمار کے مقابلے کے لئے تیار کریں۔

آیئے ایک فلاحی ریاست کی تشکیل کے لئے اور اپنے دینی و ملی تشخص کے بقاء کی خاطر تمام گروہوں اور تعصبات سے بالاتر ہو کر جدوجہد کرنے کا عزم و عہد کرتے ہیں۔ اب وہ وقت آپہنچا ہے کہ پاکستان بنانے والوں کو پاکستان بچانے کا ہنر بھی سکھایا جائے۔

## تحریک نفاذ اردو پاکستان

بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے فرامین، آئین پاکستان کی بجاآوری اور عدالت عظمی پاکستان کے حکم کی تعمیل میں مملکت خداداد میں جہاں نفاذ اردو کے لیے سرگرم عمل ہے وہاں پاکستان کی تمام صوبائی اور علاقائی زبانوں کے فروغ اور تحفظ و دفاع کے لیے بھی اپنی جدو جہد جاری رکھے ہوئے ہے. حکومت بھی اپنی زبانوں کے مابین وسیع تر ہم آہنگی کے فروغ کی پالیسی و حکمت عملی پر عمل پیرا ہے.

## قائداعظم اور اردو زبان۔۔۔انتخاب۔۔ محمد اسلام نشتر

تاریخ برصغیر کی روشنی میں ہندوستان کی سرکاری ملازمتوں پر مختلف سیاسی رہنماؤں سے ان کا انفرادی نقطۂ نظر معلوم کرنے کے لیے حکومت برطانیہ کے قائم کردہ رائل کمیشن (بلیٹر کمیشن) کے دس سوالات اور قائداعظم محمد علی جناح کے 11 مارچ 1913 کو دیئے گئے چند متعلقہ جوابات پر مشتمل گفتگو.

س: کیا آپ کی مادری زبان اردو ہے؟

ج: میری مادری زبان گجراتی ہے لیکن میں اردو بولتا ہوں.

س: کیا کسی تعلیم یافتہ نوجوان سے بات کرتے ہوئے، آپ اس سے انگریزی زبان میں گفتگو کریں گے؟

ج: جی ہاں... اگر اسے اردو یا گجراتی نہ آتی ہو لیکن ایسا شاذو نادر ہی ہوتا ہے.

س: اگر آپ سے ملنے کے لیے کوئی پارسی نوجوان آتا ہے تو کیا آپ اس سے اردو میں بات چیت کریں گے؟

ج: جی ہاں... اگر ایک ایسی نشست میں کوئی انگریز جینٹل مین بھی موجود ہو تو پھر اسے بھی اردو بولنے کا خاصا موقع ملے گا بشرطیکہ وہ اپنے آپ کو سدھارنا چاہتا ہو. حوالہ: ماہنامہ "اخبار اردو" اکتوبر 2001 تحریک پاکستان نمبر

# انگریزی کا ناسور ۔۔۔ محمد اسلم الوری سرپرست تحریک نفاذ اردو پاکستان

یہ سچ ہے کہ ہماری زندگی میں بعض تعلیمی و معاشی تقاضوں کے تحت انگریزی زبان کا استعمال ناگزیر ہے لیکن آٹے میں نمک کے برابر۔ المیہ یہ ہے کہ ہم نے بیرونی دباو اور اپنی قومی زبان و اقدار سے لاتعلقی کے رویہ کی وجہ سے اس تناسب کو یکسر بدل دیا ہے اور اب قومی و مادری زبان کے آٹے میں انگریزی کے نمک کی مقدار اتنی زیادہ ہو چکی ہے کہ تعلیم و تربیت، سائنس و ٹیکنالوجی، غور و فکر اور صحت و صفائی سمیت قومی زندگی کے تمام نظام جہالت و ناخواندگی، طبقاتی منافرت و بے گانگی، غربت و ناداری، بیماری و بے روزگاری اور سرکار و عوام میں دوری کے شدید زخموں سے چور چور ہیں۔ انگریزی نے ہماری مقننہ، انتظامیہ، عدلیہ اور جامعات سے منسلک یا اس سے باہر قومی زبان سے نابلد و گریزاں ماہرین سے تخلیقی صلاحیت، تیزی سے غور و فکر کی عادت، مسائل کی تفہیم اور ان کے پائیدار حل کی تدابیر معلوم کرنے کی استعداد اور عوام کے ساتھ ان کی اپنی زبان میں اظہار خیال کی اہلیت چھین لی ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے اور خوفناک بھی۔ چاروں جانب مسائل کے انبار اور حل ندارد۔ ایک کرونا کو لے لیں۔ ایک بھی سرکاری حکم نامہ تاحال اردو میں جاری نہیں کیا گیا۔ منصف اعلی قومی زبان میں حلف اٹھانے کو کسر شان سمجھتے ہیں۔ کرونا سے متعلق معلومات انگریزی ویب سائٹس کے ذریعے دی جا رہی ہیں۔ ان پڑھ دکاندار اور سیٹھ اپنی دکانوں کے سائن بورڈ، تشہیری و تعارفی مواد اور شادی و دعوتی کارڈ اردو کی بجائے انگریزی میں بنانے کو باعث برکت جانتے ہیں۔ دجالی میڈیا میں محض اپنی خوش شکلی اور چرب زبانی کی بدولت آ گھسنے والے اینکر خبر گار بے شرمی سے انگریزی کے الفاظ کا غیر ضروری استعمال کر کے اپنے آپ کو روشن خیال ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

انگریزی کے غیر ضروری اور انتہائی غیر محتاط استعمال کے باعث ذرائع ابلاغ اور سرکاری دفاتر سے درست و مستند مفید و قیمتی معلومات عوام تک نہیں پہنچ رہیں۔ عوام کے لئے قائم کئے گئے صحت و تعلیم اور تعمیر و ترقی کے ادارے بے فیض اور غیر موثر ہو کر قومی خزانے پر بوجھ بن چکے ہیں۔ وسیع پیمانے پر شعور و آگاہی کے فروغ اور قومی نشاۃ ثانیہ کا عمل اب بھی شروع ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے سرکاری دفاتر، تعلیمی و عدالتی اداروں میں انگریزی کے غیر ضروری استعمال پر پابندی لگا کر زندگی کے ہر شعبہ میں ہر کام کے لئے اردو کو فروغ دینا ہو گا۔
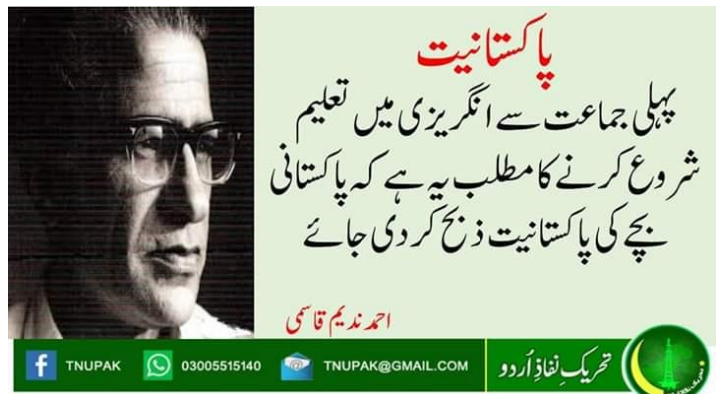
# نفاذ اردو سیمینار جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ

رپورٹ: محمد صہیب فاروق صدیقی

سیالکوٹ۔ عطاء الرحمن چوہان صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان نے اپنے خطاب میں کہا کہ آزادی کے ستر برس بیت چکے ہیں لیکن ہم اپنے نوجوانوں کو اردو زبان میں تعلیم دینے سے قاصر ہیں جس پر ہم شرمندہ ہیں 20 کروڑ پاکستانیوں کو پیچھے رکھ کے 5 ہزار انگریزی خواں پاکستانیوں کو ان پر مسلط کر دیا گیا جس دن سی ایس ایس کا امتحان اردو میں ہو گا اس دن ایک غریب کا بیٹا ان کا مقابلہ کر سکے گا۔ پاکستان شاید دنیا کا وہ واحد ملک ہے جہاں ایک ثانوی زبان میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے وہ زبان و بولی جو ہم نے اپنی ماں کی گود میں سیکھی کیا اس زبان میں ہمارے لیے سیکھنا آسان ہو گا یا وہ زبان جو لاکھوں میل دور سے ایک ظالم وسفاک نے ہم پر مسلط کی تھی کہ جس نے ایک پڑھی لکھی قوم کو جہالت کے اندھیروں میں پھینک دیا 18 ویں صدی میں ہم دنیا کے تعلیم یافتہ لوگ سمجھے جاتے تھے، انگریز کی آمد کے وقت ہماری تعلیمی شرح 93 فیصد تھی ہم مساوات کا پاکستان چاہتے ہیں جہاں وزیر اعظم و پارلیمانی لیڈر سے لے کر ایک کسان کے بیٹے کے لئے بھی ایک ہی نصاب تعلیم ہو اور وہ اپنی قومی زبان اردو میں مقابلہ جات کے امتحان پاس کر کے عہدہ حاصل کر سکے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اردو کو نافذ کر کے ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔

گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ میں مورخہ 25 جنوری کو ایک فقید المثال نفاذ اردو سیمینار کا انعقاد کیا گیا تقریب کی صدارت ڈاکٹر مجاہد حسین بخاری پرنسپل گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر عطاء الرحمن چوہان صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان براجمان تھے ، مہمان اعزازی میں شفیق بیگ چغتائی صدر تحریک نفاذ اردو نارووال، خالد لطیف چیف ایڈیٹر سٹی میگ سیالکوٹ، پروفیسر ڈاکٹر عبد العلیم، ڈاکٹر عبد الخبیر، پروفیسر نعمت اللہ، پروفیسر آصف سلہری، زاہد حسین بخاری ممتاز شاعر و ادیب اویس عاجز معروف شاعر، محمد اجمل فاروقی ، پروفیسر عثمان بیگ چغتائی، منیر قادری، جاوید اقبال و دیگر شامل تھے اس کے علاوہ کالج کے طلباء و طالبات نے کثیر تعداد میں اس سیمینار میں شرکت کی نظامت کے فرائض پروفیسر رانا صہیب انور نے انتہائی احسن انداز سے نبھائے اور حاضرین مجلس کو اردو زبان و ادب کی اہمیت و افادیت اور اس کے نفاذ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا،

تقریب کا با قاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جس کی سعادت حافظ عمر فراز متعلم ادارہ نے حاصل کی جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت زاہد حسین بخاری ممتاز نعت گو شاعر اور کالج ھذا کے متعلم حافظ حسنین رانا نے حاصل کی جبکہ بی ایس اکنامکس کی ہونہار طالبہ بینش افضل نے اردو زبان کی اہمیت بارے خوبصورت نظم و پریزنٹیشن پیش کر کے سامعین و ناظرین سے خوب داد وصول کی۔

عامر شریف صدر تحریک نفاذ اردو سیالکوٹ نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں کہا کہ جن شہدائے تحریک آزادی نے ایک معتبر ریاست کے قیام اور ہمارے روشن مستقبل کے لئے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا، اگر آج ان کی ارواح کو اللہ عزوجل کی طرف سے قدرتِ کلام نصیب ہو جائے تو وہ یقیناً ہمیں ہمارے گریبانوں سے پکڑ کر پوچھیں گے کہ کیا ہماری جانوں کے نذرانے، ہماری قربانیاں اس قدر معمولی تھیں جو تم لوگ بے پرواہ ہو کر اپنی قومی غیرت، اپنے قومی تشخص اور اپنی قومی زبان کی پاسبانی ہی نہ کر سکے۔ خالد لطیف چیف ایڈیٹر سٹی میگ سیالکوٹ نے اپنے خطاب میں اردو زبان کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان ایک زندہ زبان ہے ہم اپنی زبان میں ہی ترقی کر سکتے ہیں غیروں کی زبان غلامی کا طوق ہے اور غلام قومیں سر اٹھا کر نہیں جی سکتیں۔

نائب صدرر تحریک نفاذ اردو سیالکوٹ نے اپنے خطاب میں کہا کہ جو قومیں زبانوں کو زندہ رکھتی ہیں زبانیں بدلہ میں انہیں اوج ثریّا تک پہنچا کر امر کر دیتی ہیں اس کی دلیل کرہ ارضی پر بننے والی پہلی ریاست مدینہ کے بانی نبی امی ﷺ کا عمل ہے کہ ایک نوزائیدہ ریاست کے قیام کے وقت انہوں نے قومی زبان پر کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں کیا اور اس وقت کی سپر پاور ریاستوں اور ان کے فرمانرواؤں سے مرعوب ہوئے بغیر قومی زبان میں ہی انہیں مخاطب کیا اگرچہ بظاہر نوزائیدہ ریاست میں گنجائش نکالی جا سکتی تھی لیکن شاہ مدینہ ﷺ نے اسے قومی زبان کے وقار اور ملی تشخص کے منافی سمجھا چنانچہ ریاست مدینہ کے جرنیل سے لے کر مقامی منتظم تک اور غیر مسلم ممالک کے سربراہان سے سفارتی تعلقات میں قومی زبان کو اولویت و ترجیح کو ناگزیر جانا، اگرچہ بسا اوقات قومی مقاصد کے حصول کے لئے غیر ملکی زبانوں کو بھی اہمیت دینا ناگزیر ہوتا ہے لیکن اس میں قومی زبان کی اہمیت پر کسی قسم کا سُقم برداشت نہیں کیا جانا چاہیے پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے اور وزیر اعظم پاکستان اسے ریاست مدینہ بنانے کے خواہاں ہیں تو انہیں قومی زبان اردو کے حوالہ سے حقیقی ریاست مدینہ کے منشور کو نافذ کرنا ہو گا۔ پرنسپل ادارہ ڈاکٹر مجاہد بخاری نے اپنے خطاب میں تحریک نفاذ اردو کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور ساتھ دینے کا عزم کیا۔ سیمینار میں شریک طلباء و طالبات نے نفاذ اردو دستخطی مہم میں بھرپور انداز سے حصہ لیا اور اپنے دستخطوں سے پرزور تائید کی۔ اور دستور کے آرٹیکل 251 کے فوری نفاذ کا مطالبہ کیا اور بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کے 25 فروری 1948 کو اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دینے کے فرمان اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کو آج تک التواء میں ڈالنے کو آئین پاکستان کے صریح طور پر منافی قرار دے کر اس کی مذمت کی سیمینار کے اختتام پر صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان نے سیالکوٹ اور نارووال کے مقامی ذمہ داران سے ایک طویل نشست کی جس میں سابقہ کام کی کارگزاری اور مستقبل کے لیے لائحہ عمل طے کیا گیا اور تنظیم سازی اور دستخطی مہم کو مزید تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی اور تحریک کے دائرہ کار کو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں پھیلانے کی ترغیب دی تحریک نفاذ اردو پاکستان کے ذمہ داران نے پرنسپل ادارہ، اساتذہ اور طلباء و طالبات کا نفاذ اردو سیمینار میں گرمجوشی و تعاون پر شکریہ ادا کیا اور نفاذ اردو کی سعی کو بر آور و منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے اپنا مقدور بھر کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔

# تحریک نفاذ اردو پاکستان

**ایس-200 ملک آباد شاپنگ مال، مری روڈ، راولپنڈی**

www.tnupak.com, facebook.com/ tnupak, 03495059760

11 فروری 2020

**یہ خط تحریک کے عہدیداروں اور رضا کاروں نے سینکڑوں کی تعداد میں ارسال کیے ہیں۔**

جناب محمد عارف علوی

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلام آباد

عنوان: قومی زبان اردو کا بطور سرکاری و دفتری زبان نفاذ

**السلام علیکم ورحمتہ اللہ**

مزاج گرامی! آپ جانتے ہیں کہ بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 25 فروری 1948 کو قومی مشاورت سے اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا تھا۔ جس کا اعادہ پاکستان کے تمام دساتیر میں کیا جاتا رہا اور ہمارے موجودہ نافذ العمل متفقہ دستور 1973 کی شق 251 کی رو سے قومی زبان کا فوری نفاذ لازم ہے۔ اس آئینی / دستوری تقاضہ پر عدالت عظمیٰ پاکستان کے نفاذ اردو سے متعلق 8 ستمبر 2015 کے فیصلہ نے مہر تصدیق بھی ثبت کر دی ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان کے حکمران جس دستور کے تحت ان اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں، اس دستور کی شق 251 کی خلاف ورزی کر کے ملک میں قانون شکنی کو فروغ دے رہے ہیں۔

**جناب صدر!** آپ سے گزارش ہے کہ دستور پاکستان کی شق 251 اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق وزیر اعظم پاکستان سے نفاذ قومی زبان اردو کا حکم نامہ جاری کروائیں یا عوام کو بھی یہ حق دلوائیں کہ وہ جس قانون کو چاہیں تسلیم کریں اور جس کو چاہیں رد کر دیں۔

**جناب صدر!** آپ بطور صدر مملکت اس بات کے پابند ہیں کہ ملک میں دستور پاکستان کی بالا دستی قائم کروائیں، اس لیے آپ کو یہ یاددھانی کروانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ملک سے قانون شکنی کی روش کو ختم کرتے ہوئے اس کا آغاز وزیر اعظم پاکستان سے کروائیں تا کہ ہم استعماری زبان کے ناجائز تسلط سے آزاد ہو کر ایک آزاد اور خود مختار قوم کے طور پر زندگی بسر کر سکیں۔

جناب صدر! یہ نیک کام 25 فروری 2020 "یوم نفاذ اردو" کو انجام دیں تو قائداعظمؒ کی روح کو تسکین ہو گی اور ہم قائد کے پیروکار کہلانے کے قابل بھی ہو جائیں گے۔

والسلام،

عطا الرحمن

**(عطاالرحمن چوہان)**

صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان

# تحریک نفاذ اردو پاکستان

ایس=200 ملک آباد شاپنگ مال، سٹلائٹ ٹاون، مری روڈ، راولپنڈی

www.tnupak.com, Facebook/TNUPAK, Email:tnupak@gmail.com, 03495059760

11 فروری2020
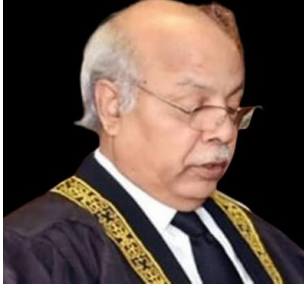
جناب چیف جسٹس گلزار احمد خان

سپریم کورٹ آف پاکستان، اسلام آباد

عنوان: **قومی زبان اردو کے فوری نفاذ کا حکم**

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

**یہ خط تحریک کے عہدیداروں اور رضا کاروں نے سینکڑوں کی تعداد میں ارسال کیے ہیں۔**

گزارش خدمت ہے کہ عدالت عظمیٰ پاکستان نے 8 ستمبر2015ء کو قومی زبان اردو کے نفاذ کا تاریخی فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ دستوری تقاضے اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود حکومت پاکستان، وفاقی، صوبائی، سرکاری، نیم سرکاری اور نجی ادارے قومی زبان اختیار کرنے کے بجائے استعماری زبان انگریزی کے چلن کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ مزید تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ ہمارے بچوں کو جبراً اور غیر قانونی طور پر انگریزی میں پڑھنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ جس کی وجہ سے ستر فیصد طلبہ وطالبات تعلیم ادھوری چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ہماری بدقسمتی دیکھئے کہ قوم کی ذہانت اور قابلیت جانچنے کا واحد پیمانہ انگریزی زبان میں مہارت طے ہوا ہے اور سرکاری اور نجی اداروں میں ملازمت اسی کو ملتی ہے جو انگریزی اچھی جانتا ہے۔

**جناب چیف جسٹس!**

- دستور پاکستان کی شق 251 کے تحت ریاست پابند ہے کہ وہ اپنے شہریوں سے قومی زبان میں مخاطب ہو۔ ریاست کی سرکاری اور دفتری زبان انگریزی ہونے کی وجہ سے میرا بنیادی حق مجروح ہو رہا ہے اور ہماری قومی ترقی متاثر ہو رہی ہے نیز حکمرانوں اور ریاستی اداروں کی طرف سے دستور شکنی اور توہین عدالت کے ارتکاب سے ملک میں لاقانونیت فروغ پا رہی ہے۔
- عدلیہ میں غیر ملکی زبان کا ناجائز استعمال انصاف کی بروقت فراہمی میں بنیادی رکاوٹ ہے۔

**جناب چیف جسٹس!** میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ دستور پاکستان کی شق 251 اور سپریم کورٹ کے فیصلے 8 ستمبر 2015 پر فوری عمل درآمد کروانے کے احکامات جاری کریں اور خلاف ورزی کرنے والے سرکاری، نیم سرکاری، غیر سرکاری افسران، اہل کاران اور عوامی نمائندوں کے خلاف تحت ضابطہ دستور شکنی دفعہ 6 اور توہین عدالت کے تحت قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے سزا دی جائے۔

درخواست گزار

عطاء الرحمن چوہان

صدر

اعجاز رحمانیؒ

| | |
|---|---|
| کون کھولے گا راز اردو کا | ہو گا کب تک نفاذ اردو کا |
| اس میں شامل کئی زبانیں ہیں | سلسلہ ہے دراز اردو کا |
| اردو جیسی نہیں ہے کوئی زباں | کیا یہ کم ہے جواز اردو کا |
| نغمگی ایسی کس زبان میں ہے | سوز اردو کا ساز اردو کا |
| آج تک کوئی بند کر نہ سکا | در ہوا جب سے باز اردو کا |
| حکمرانی فضاؤں پر اس کی | اڑ رہا ہے جہاز اردو کا |
| کوئی شاعر ہو یا ادیب اعجازؔ | سب اٹھاتے ہیں ناز اردو کا |

ضلعی صدور

حافظ جمیل ہاشم، بھمبر

راجہ طاہر، مظفر آباد

رائے افتخار حسین اوکاڑہ

ایاز احمد لاشاری جیکب آباد

منصور ساحل

صدر نفاذ اردو کمیٹی جامعہ پشاور

عبدالرحیم خان

# نفاذ اردو میں حائل رکاوٹیں

**مقتدرہ قومی زبان کے سابق حکام کی نفاذ اردو بارے آراء عبدالرحیم خان نے اخبار اردو کے لیے مرتب کیں۔ جو اخبار اردو کے شکریہ کے ساتھ نذر قارئین کی جا رہی ہے۔** بشکریہ: ماہنامہ 'اخبار اردو'

## پروفیسر فتح محمد ملک (سابق صدر نشین)

س: نفاذ اُردو میں سب سے بڑی رکاوٹ کیا ہے؟

ج: نفاذ اُردو میں سب سے بڑی رکاوٹ کو دو لفظوں میں بیان کرنا ہو تو وہ ہیں 'غلامانہ ذہنیت'۔

س: اُردو کے نفاذ کے سلسلے میں کون سے اقدامات کیے جا سکتے ہیں؟

ج: سب سے پہلا قدم تو وفاقی اور صوبائی پبلک کمیشن کے مقابلے کے امتحانوں میں اُردو کو ذریعۂ اظہار بنا دیا جائے اور پھر دفتری کاروبار مملکت انگریزی کی بجائے اُردو میں شروع کر دیا جائے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے زمانے میں یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آن کی آن میں سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ بات نیت کی ہے اور سب سے بڑا قدم جو بیش بہا نفسیاتی اور جذباتی اہمیت کا حامل ہے وہ یہ ہے کہ وزیر، مشیر اور اعلیٰ سرکاری کارندوں پر یہ پابندی عائد کر دی جائے کہ سرکاری تقریبات میں وہ اُردو میں تقریر کریں گے۔

## افتخار عارف (سابق صدر نشین)
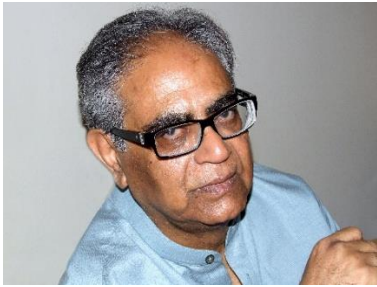
س: نفاذ اُردو کی راہ میں کون سی رکاوٹیں حائل ہیں؟

ج: میں اس سلسلے میں سمجھتا ہوں کہ نفاذ اُردو کا فیصلہ کرنا ارباب سیاست کا کام ہے۔ صاحبان علم کا کام زبان کو اس سطح پر لانا ہے جہاں وہ روزمرہ کا کاروبار حکومت اور معمول کے نظم و نسق میں استعمال کے قابل ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں ملک کے بہت سے اداروں نے اس سمت میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔

س: اُردو کے نفاذ کے سلسلے میں کون سے اقدامات کیے جا سکتے ہیں؟

ج: فوری طور پر تو جو فیصلے کیے جا چکے ہیں اگر انہی کو نافذ کیا جا سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ پہلے مرحلے میں یہ بھی ایک بہت اہم بات ہو گی مثلاً نفاذ اُردو کے سلسلے میں ایک خط حوالہ نمبر ۲/۵/۸۳/۔ این ایل اے، مورخہ ۲۶۔ فروری ۱۹۸۵ء کو جاری ہوا تھا۔ اگر اسی پر فوری کارروائی کی جائے تو یہاں سے دوبارہ آغاز ہو سکتا ہے۔ اس خط کے مندرجات کچھ اس طرح ہیں:

۱۔ افسران اپنے دفتری کام کا کچھ حصہ اُردو میں سرانجام دیں تاکہ اُردو میں تربیت یافتہ عملہ مشق جاری رکھ سکیں اور تربیت کے ثمرات ضائع نہ ہوں۔

۲۔ فائلوں پر جہاں تک ممکن ہو، مختصر کیفیت نگاری (نوٹنگ) اُردو میں کی جائے۔

۳۔ سکیل (۱۔۲) کے سرکاری ملازمین مثلاً خاکروب، فراش، نائب قاصد، قاصد، جمعدار، ڈرائیور وغیرہ کے ساتھ مراسلت اُردو میں کی جائے۔

۴۔ اُردو میں وصول ہونے والے خطوط کے جواب بھی اُردو میں دیا جائے۔ جہاں تک ممکن ہو عوام کے ساتھ خط و کتابت اُردو میں کی جائے۔

۵۔ دفاتر کے لیے داخلی ہدایات / حکم نامے اُردو میں جاری کیے جائیں نیز اندرونی اجلاسوں میں کارروائی اُردو میں کی جائے۔

۶۔ تازہ رسیدوں پر مختصر احکامات مثلاً ''اسے فوری پیش کیجیے''، ''متعلقہ ریکارڈ کے ساتھ پیش کریں'' وغیرہ اور دستخط اُردو میں جاری کیے جائیں۔

۷۔ مختصر مراسلات یاددہانی، جہاں تک ممکن ہو، اُردو میں جاری کیے جائیں۔

۸۔ دفاتر / ملازموں کی ناموں کے تختیاں اُردو میں لکھوائی جائیں۔

۹۔ جنرل سیکشن کا تمام کام اُردو میں کیا جائے اور اس سیکشن سے مختلف مثلاً سٹیشنری وغیرہ کی طلب اُردو میں کی جائے۔

۱۰۔ چھٹی کی درخواست اُردو میں تحریر کی جائے۔

۱۱۔ آئندہ بھرتی کیے جانے والے کم از کم ایک تہائی مختصر نویس / ٹائپ کار اردو اور انگریزی دونوں میں استعداد رکھتے ہوں۔

۱۲۔ کمپیوٹر میں مہارت کا اضافہ کیا جانا چاہیے۔

۱۳۔ دفاتر میں استعمال ہونے والی سٹیشنری کا مطلوبہ حصہ اُردو میں چھاپا جائے۔

## زینت اللہ خان (سابق معتمد)

سوال: اُردو کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ؟

جواب: اُردو کے نفاذ میں سب سے رکاوٹ یہ ہے کہ جنھوں نے اُردو کو نافذ کرنا ہے اُنھیں اس میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے کہ تمام بیوروکریسی انگریزی زبان کی تعلیم یافتہ ہے اور وہ انگریزی زبان کو ہی آسان سمجھتے ہیں۔ اگرچہ بیوروکریسی لیڈرشپ کو اس سلسلے میں نیم دلی سے تجاویز دیتی رہی ہے لیکن یہ ایک آئینی مسئلہ ہے جس کے مطابق پہلے پندرہ دن ہی میں اسے نافذ ہو جانا چاہیے تھا لیکن بیوروکریسی کے پاس نفاذ اُردو کے سلسلے میں کوئی مثبت جواب موجود نہیں۔ اصل فیصلہ ساز decision markers سیاستدان ہیں لیکن اُن کے رویوں میں بھی کوئی گرمجوشی نظر نہیں آتی۔ یہ ایک گھمبیر مسئلہ ہے۔ ہمارا ہمسایہ ملک انڈیا بھی ابھی تک ہندی کو نافذ نہیں کر سکا۔ اگرچہ عوام الناس کی زبان ہندی ہے۔

سوال: نفاذ اُردو کے سلسلے میں حکمت عملی؟

جواب: حکمتِ عملی کے سلسلے میں، میں یہی کہوں گا کہ دفتروں میں انگریزی پسندیدہ زبان ہے جبکہ بازاروں میں اُردو پسندیدہ زبان ہے۔ اُردو کو بحیثیت ذریعۂ تعلیم اور ذریعہ دفتری زبان ہونا چاہیے لیکن اس میں دونوں طرح سے الگ الگ مسائل ہیں۔ جبکہ عوام الناس میں اُردو کی پذیرائی فطری طور پر ہو رہی ہے۔ اُردو عوام کی زبان ہے اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں بھی انگریزی چند فقروں سے زیادہ کا سفر طے نہیں کر سکتی۔

## باقر ایچ نسیم (سابق معتمد)

سوال: آپ کے خیال میں اُردو کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ کیا ہے؟

جواب: میرے خیال میں اُردو کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ حکومتی بیوروکریسی ہے۔ وہ کسی طور پر بھی اُردو کے نفاذ میں دلچسپی نہیں رکھتی بلکہ وہ اُردو کو قبول کرنے کو تیار ہی نہیں اس لیے موجودہ بیوروکریسی کی موجودگی میں اُردو کا نفاذ ممکن نہیں۔

سوال: موجودہ حالات میں نفاذ اُردو کے لیے ہمیں کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے؟

جواب: ہمیں کسی مناسب حکومت کا انتظار کرنا چاہیے جو واقعی اُردو کے نفاذ میں دلچسپی رکھتی ہو اور وہ اس پر عمل درآمد کرنے میں بھی پُرعزم ہو۔

## شاہد مسعود (سابق معتمد)

سوال: آپ کے خیال میں اُردو کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ کیا ہے؟

جواب: میرے خیال میں نفاذ اُردو کے ضمن میں اگر رکاوٹوں کا تفصیل سے ذکر کیا جائے تو ایک طویل کہانی ہے۔ تاہم اسے مختصراً یوں کہا جاسکتا ہے کہ ہماری بیوروکریسی اور اُس کی غلامانہ ذہنیت اُردو کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

سوال: موجودہ حالات میں نفاذ اُردو کے لیے ہمیں کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے؟

جواب: جہاں تک اُردو کے نفاذ کے لیے اقدامات کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں مقتدرہ کو ہمہ وقت مستعد اور فعال رہنا چاہیے۔ سیاسی قیادت کو یہ باور کروانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے کہ اُردو کا نفاذ عوام کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے کیوں کہ اس سے اُن کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے اور یہ اُن کی سیاسی ساکھ میں اضافے کا باعث بنے گا۔

## آغا طارق (سابق معتمد)

سوال: اُردو کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ؟

جواب: نفاذِ اُردو میں سب سے بڑی رکاوٹ سیاسی عزم کا فقدان ہے صرف اور صرف سیاسی قوتِ ارادی ہی سے اُردو کو نافذ کیا جاسکتا ہے۔

سوال: نفاذ اُردو کے سلسلے میں حکمت عملی؟

جواب: اُردو کے نفاذ میں حکمتِ عملی کا تعین بھی عوام کے منتخب نمائندے ہی کر سکتے ہیں اور یہ اُن کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

## محمد اکرام بلال (سابق معتمد)

سوال: آپ کے خال میں اُردو کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ کیا ہے؟

جواب: میرے خیال میں اُردو کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ سیاسی عزم کا فقدان ہے۔ اُردو کے نفاذ کے سلسلے میں مقتدرہ قومی زبان اور دیگر کئی ادارے کام کر رہے ہیں لیکن سیاسی عزم کے فقدان کی وجہ سے آج تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ انتظامی حکم کے تحت اُردو کا نفاذ ہو سکتا ہے۔

سوال: موجودہ حالات میں نفاذ اُردو کے لیے ہمیں کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے؟

جواب: اس سلسلے میں بہترین حکمت عملی یہ ہو سکتی ہے کہ اسمبلیوں میں عوام کے منتخب نمائندوں کو اُردو کی اہمیت سے متعلق قائل کیا جائے اور اُنھیں یہ احساس دلایا جائے کہ یہ عوام کی زبان ہے اور اسے نافذ ہونا چاہیے۔ علاوہ ازیں، دفتری اُردو پر فوکس کرنے کی ضرورت ہے اور ترجیحی بنیادوں پر دفتروں میں اُردو کو نافذ کیا جائے۔

# تناپ نے کوروناوباء کے دوران اپنے سارے وسائل کورونا آگاہی مہم کے لیے وقف کر دیئے

اسلام آباد۔ کوروناوباء شروع ہوتے ہی تحریک نفاذ اردو پاکستان نے اپنے ساری تنظیمی سرگرمیاں معطل کرتے ہوئے سارے وسائل اور عہدیداروں و رضاکاروں کو کوروناوباء کے دوران حکومتی اداروں اور خیراتی اداروں کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی ہدایات جاری کیں اور سماجی ذرائع ابلاغ کے سارے ذرائع سے کورونا سے بچنے کی تدابیر اور قوم کو ہمت و حوصلہ دینے کے لیے وقف کئے۔ حکومت اور مختلف اداروں کی طرف سے انگریزی میں جاری معلوماتی مواد کو اردو میں ترجمہ کر کے پیش کیا اور حکومتی اداروں کو متوجہ کیا کہ وہ کوروناوباء کے بارے میں سارا مواد قومی اور علاقائی زبانوں میں نشر کریں۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم کے مشیر برائے صحت اور نیشنل ڈیزاسسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین کو یادداشت بھی ارسال کی گئی، جس کے مثبت نتائج مرتب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ قوم کو اس وبائی مرض سے جلد نجات عطاء فرمائے۔

# ڈپٹی سپیکر قاسم سوری سے تحریک نفاذ اردو پاکستان کی مرکزی قیادت کی ملاقات

Government of Pakistan
12 mins ·

حکومت قومی زبان کے نفاذ کے لیے سنجیدہ کو ششیں کر رہی ہے۔
~ ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی قاسم خان سوری

'تحریک نفاذ اردو' کے وفد کی ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی قاسم خان سوری سے پارلیمنٹ ہاؤس میں ملاقات

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کی مرکزی قیادت نے ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی قاسم سوری سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ قاسم سوری قومی اسمبل کی کاروائی قومی زبان میں چلاتے ہیں اور قومی زبان کے نفاذ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ تحریک کے وفد نے انہیں اپنی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور نفاذ اردو کے لیے سفارشات پیش کیں۔ قاسم سوری نے تحریک نفاذ اردو کے لائحہ عمل سے اتفاق کرتے ہوئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت سطح پر نفاذ اردو کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ وفد میں تحریک کے سرپرست محمد اسلم الوری، عطاء الرحمن چوہان، مطاہر علی زیدی، نمیر مدنی، سید ظہیر گیلانی اور اویس لطیف شامل تھے۔

# سینیٹر سراج الحق، امیر جماعت اسلامی پاکستان سے تناپ کے وفد کی ملاقات

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے وفد نے امیر جماعت اسلامی پاکستان سینیٹر سراج الحق سے ملاقات کی اور سینٹ سے سی ایس ایس کے امتحانات قومی زبان میں لینے کی قرار متفقہ طور پر منظور کروانے پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے تحریک نفاذ اردو پاکستان کی کاوشوں کو سہرا اور کہا کہ ہم آپ کے سوشل میڈیا مواد سے مفید مواد حاصل کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے نفاذ اردو کے لیے جماعت اسلامی پاکستان کی طرف بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ وفد کی قیادت عطاء الرحمن چوہان، صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان نے کی۔ وفد میں معتمد عام سید مطاہر علی زیدہ، معتمد اضافی نمیر حسن مدنی، ناظم مالیات ساجد الرحمن بانیاں، اویس لطیف، ضلع اسلام آباد کے نائب صدر محمد یاسین ایڈووکیٹ / صدر انجمن اساتذہ ضلع اسلام آباد اور جناب اشتیاق احمد ڈپٹی سیکرٹری ضلع اسلام آباد / سیکرٹری جنرل انجمن اساتذہ ضلع اسلام آباد شامل تھے۔

## قومی زبان رائج کی جائے اور انگریزی میڈیم اداروں پر پابندی لگائی جائے۔ طلبہ تنظیموں کا مشترکہ اعلامیہ

خانیوال۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کی دعوت پر طلبہ تنظیموں کا مشترکہ اجلاس مقامی ہوٹل میں منعقد ہوا۔ تحریک کے سرپرست محمد اسلم الوری مہمان خصوصی تھے۔ انجمن طلبا اسلام، اسلامی جمعیت طلبہ، آئی ایس او اور دیگر تنظیموں کے عہدیداروں کی شرکت۔ اس موقع پر ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں ملک میں عدالت عظمی کے فیصلہ اور دستور پاکستان کے مطابق اردو کو فوری طور پر ذریعہ تعلیم بنانے، عدلیہ اور مسلح افواج سمیت تمام سرکاری دفاتر میں رائج کرنے اور غیر ملکی انگریزی میڈیم اداروں پر پابندی لگا کر پورے ملک میں یکساں نظام تعلیم رائج کرنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں بعض این جی اوز کی جانب سے عورتوں کے حقوق کے نام پر ہماری دینی اقدار اور ملی روایات کے خلاف مادر پدر آزاد مغربی ثقافت کے فروغ کی کوششوں کی مذمت کرتے ہوئے ان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

## وفاقی سیکرٹری قومی و ادبی ورثہ ڈویژن ڈاکٹر شفیق ملک سے تناپ کے وفد کی ملاقات

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے وفد نے محمد اسلم الوری، سرپرست تحریک نفاذ اردو کی قیادت میں وفاقی سیکرٹری قومی و ادبی ورثہ ڈویژن ڈاکٹر شفیق ملک سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور نفاذ اردو کے حوالے سے تفصیلی سفارشات پیش کیں۔ وہ وزارتی کمیٹی برائے نفاذ اردو کے سیکرٹری بھی ہیں اور ادارہ فروغ قومی زبان بھی ان کا ماتحت ہے۔ اس اعتبار سے ملک میں نفاذ اردو کی ذمہ داری اسی ڈویژن کی ہے۔ وفد نے اپنی سفارشات میں سرکاری افسران و عملہ اراکین کو دفتری اردو مراسلت اور کمپیوٹری استعمال کی عملی تربیت دینے کی بھی پیش کش کی، موصوف نے فوری طور پر ادبی ورثی ڈویژن کے افسران کو دفتری اردو مراسلت کی تربیت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، جو تحریک کے ذمہ داران قبول کرتے ہوئے ایک ہفتے میں تربیتی نشست کا اہتمام کرنے کا وعدہ کیا۔ اس موقع پر شفیق ملک نے قومی زبان کے نفاذ کے حوالے سے تحریک نفاذ اردو پاکستان کی سرگرمیوں کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ وفد میں عطاء الرحمن چوہان صدر، نمیر حسن مدنی معتمد اضافی اور سید ظہیر گیلانی ضلعی صدر اسلام آباد شریک تھے۔

# روزنامہ ایشین نیوز کے چیف ایڈیٹر ڈاکٹر۔۔۔سے تناب کے وفد کی ملاقات

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے صدر عطاء الرحمن چوہان اور معتمد عام سید مطاہر علی زیدی نے روزنامہ ایشن نیوز کے چیف ایڈیٹر ڈاکٹر عبدالودود قریشی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور قومی زبان کے نفاذ کے حوالے سے تفصیلی مشاورت ہوئی۔ ان سے ذرائع ابلاغ میں قومی زبان کے نفاذ کی سرگرمیوں کی کوریج کے بارے میں لائحہ عمل کو حتمی شکل دی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے حال ہی میں اردو میں پی ایچ ڈی مکمل کی ہے اور خود نفاذ اردو کے بڑے داعی ہیں۔ انہوں نے تحریک کی سرگرمیوں کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

## صدر تحریک کا دورہ پشاور

پشاور۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے صدر عطاء الرحمن چوہان ایک روزہ دورے پر 26 جنوری کو پشاور تشریف لائے۔ پشاور میں تنظیم اساتذہ پاکستان کے مرکزی رہنماء جناب مصباح الاسلام، صوبائی سیکرٹری ڈاکٹر محمد ناصر سے تفصیلی ملاقات اور مشاورت کی گئی۔ وفد میں ضلع پشاور کے صدر سید مشتاق بخاری، صوبائی نائب معتمد صدیق اکبر غنی خیل بھی موجود تھے۔ تنظیم اساتذہ کے ذمہ داران نے نفاذ اردو کی تحریک کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور صوبہ بھر میں مشترک سرگرمیوں کے انعقاد پر اتفاق رائے ہوا۔ عصر کے بعد ضلعی عہدیداروں کا اجلاس فیصل ماڈل سکول میں تھا۔ ضلع پشاور اور پشاور یونیورسٹی کے عہدیداروں کے ساتھ صدر تحریک کی تفصیلی مشاورت کے بعد پشاور ضلع میں تحریک کے کام کو منظم کرنے کے حوالے سے تفصیلی منصوبہ بندی کی گئی اور 25 فروری یوم نفاذ اردو کی تقریب کے انعقاد پر اتفاق رائے ہوا۔

### سید صبغت اللہ، معتمد صوبہ سندھ کی مرکزی قیادت سے ملاقات

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو صوبہ سندھ کے معتمد سید صبغت اللہ شاہ نے اسلام آباد میں تحریک کے مرکزی عہدیداروں سے ملاقات میں سندھ میں تنظیمی کام پر تفصیلی رپورٹ پیش کی اور مابعد کراچی اور سندھ کے بارے میں مرکزی عہدیداروں کے ساتھ مشاورت سے مکمل لائحہ عمل طے کیا گیا۔ ملاقات میں تحریک کے سرپرست محمد اسلم الوری، صدر تحریک عطاء الرحمن چوہان اور معتمد عام سید مطاہر علی زیدی شریک تھے۔

## صدر تحریک کا دورہ سیالکوٹ

سیالکوٹ۔ صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان عطاء الرحمن چوہان نے 24 جنوری کو سیالکوٹ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر ضلع سیالکوٹ اور ضلع نارووال کے عہدیداروں کے ساتھ تفصیلی نشست ہوئی اور نفاذ اردو کی سرگرمیوں کو منظم انداز میں چلانے کے لیے منصوبہ بندی کی گئی۔ صدر تحریک نے پرنسپل جناح اسلامیہ کالج اور اساتذہ کرام سے بھی تفصیل ملاقات کی اور نفاذ اردو میں تعلیم اداروں، اساتذہ کرام اور طلبہ کے کردار پر روشنی ڈالی۔ پرنسپل اور اساتذہ کرام نے نفاذ اردو کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقع پر جناح اسلامیہ کالج سیالکوت اور تحریک نفاذ اردو سیالکوت کے اشتراک سے مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں کالج اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ صدر تحریک عطاء الرحمن نے مجلس مذاکرہ سے خطاب میں تحریک نے اغراض و مقاصد، لائحہ عمل اور سرگرمیوں پر گفتگو کی اور طلبہ کو نفاذ اردو کے لیے بھرپور کردار ادا کرنے پر زور دیا۔

## پشتو اکیڈمی کے سربراہ ڈاکٹر نصر اللہ جان وزیر سے ملاقات

پشاور۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے وفد نے پشتو اکیڈمی، جامعہ پشاور کے سربراہ ڈاکٹر نصر اللہ جان وزیر سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ انہیں نفاذ اردو کے بارے میں تفصیلی لائحہ عمل بتایا گیا۔ ڈاکٹر نصر اللہ جان وزیر نے تحریک کے اغراض و مقاصد سے اتفاق کرتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے پشتو اکیڈمی میں نفاذ اردو کی سرگرمیوں اور دیگر امور میں بھرپور تعاون کی پیشکش کی۔ انہوں نے صوبہ خیبر پختون خواہ میں تحریک نفاذ اردو پاکسان کی سرپرستی کی پیشکش بھی خوش دلی سے قبول کی۔ وفد میں تحریک نفاذ اردو پاکستان کی ایڈیشنل سیکرٹری رانی شاہ اور صوبائی نائب معتمد صدیق اکبر غنی خیل شامل تھے۔

## ادبی ورثہ ڈویژن حکومت پاکستان کے افسران کو دفتری اردو مراسلت اور کمپیوٹری استعمال کی تربیت کا اہتمام کیا گیا۔

اسلام آباد۔ ادبی ورثہ ڈویژن حکومت پاکستان کی دعوت پر تحریک نفاذ اردو پاکستان کے شعبہ تربیت کے زیر اہتمام تین روزہ دفتری اردو مراسلت اور کمپیوٹری سہولیات کے استعمال کی تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ادبی ورثہ ڈویژن کے افسران اور عملہ اراکین نے گہری دلچسپی لی۔ مایہ ناز تربیت کار محمد اسلم الوری اور سید اویس لطیف نے تین روزہ تربیت میں دفتری اردو مراسلت اور کمپیوٹری استعمال بارے آگاہی دی اور عملی مشق بھی کروائی۔ تربیت کے بعد جملہ افسران نے تربیت کو سود مند اور دفتری استعمال کو بہت سہل اور مفید قرار دیا۔

تحریک نفاذ اردو کراچی کے عہدیداروں کا غیر رسمی اجلاس

## تحریک نفاذ اردو پاکستان کے وفد کی کوکب اقبال ایڈووکیٹ سپریم کورٹ سے ملاقات

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے صدر عطاء الرحمن چوہان اور معاون معتمد عام ثمینہ ریاض چوہدری نے نفاذ اردو کے لیے طویل عدالتی جدوجہد کرنے والے معروف قانون دان کوکب اقبال سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ نفاذ اردو کے لیے ان کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور مستقبل میں مل کر کام کرنے پر اتفاق ہوا۔
کوکب اقبال ایڈووکیٹ پیرانہ سالی کے باوجود قومی زبان کے لیے ہمہ وقت متحریک رہتے ہیں۔ انہوں نے تحریک نفاذ اردو پاکستان کے لائحہ عمل اور سرگرمیوں سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے مشترک جدوجہد کرنے پر اتفاق کیا۔

## تنظیم اساتذہ ضلع پشاور کے زیر اہتمام نفاذ اردو سیمینار سے صدر تحریک کا خطاب

پشاور۔ تنظیم اساتذہ ضلع پشاور نے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول پشاور میں نفاذ اردو اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر شاندار مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا۔ جس میں تنظیم کے مرکزی، صوبائی اور مقامی قائدین نے نفاذ اردو پر خطاب کیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی پشتو اکیڈمی کے سربراہ ڈاکٹر نصر اللہ جان وزیر اور عطاء الرحمن چوہان صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان تھے۔ تنظیم کے مرکزی سیکرٹری خیر اللہ حواری نے نفاذ اردو کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا، جس میں قومی زبان کے نفاذ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر نصر اللہ جان وزیر نے نفاذ اردو کی جدوجہد کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ عطاء الرحمن چوہان نے تحریک نفاذ اردو کے لائحہ عمل اور سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ملک گیر دستخطی مہم میں تنظیم اساتذہ سے تعاون کی اپیل کی۔

## پازیٹو پاکستان کے چیئرمین عابد اقبال کھاری سے ملاقات

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے وفد نے پازیٹو پاکستان کے چیئرمین عابد اقبال کھاری سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ پازیٹو پاکستان نوجوانوں میں جذبہ حب الوطنی کے فروغ اور نوجوانوں کی قومی ترقی کے لیے متحریک کرنے اور ان کی تربیت کرنے پر کام کر رہی ہے۔ ان کی سرگرمیاں ملک گیر سطح پر منعقد ہوتی ہیں۔ وفد نے ملک میں نفاذ اردو کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور عابد اقبال کھاری نے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اسلام آباد میں اپنے دفتر اور دیگر وسائل کو تحریک کے لیے وقف کرتے ہوئے کہا کہ قومی زبان کے نفاذ کی ہر سرگرمی کے لیے وہ خود ان کی ٹیم اور وسائل ہر وقت تحریک نفاذ کے لیے حاضر رہیں گے۔ وفد نے ان کی پیش کش کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مشترک جدوجہد پر اتفاق کیا۔ وفد میں عطاء الرحمن چوہان۔ افضال احمد خان، اویس لطیف سید مسعود کاظمی شریک تھے۔

# طلعت حسین سے تناپ وفد کی ملاقات

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے وفد نے ممتاز اینکر پرسن طلعت حسین سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور نفاذ اردو کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی۔ انہوں نے نفاذ اردو کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب تک قومی زبان سے عوام کے روزگار کو نہیں جوڑا جاتا لوگ اس طرف مائل نہیں ہوں گے۔ وفد نے کہا کہ ہم اسے دفتری زبان بنانے کا مطالبہ اسی لیے کرتے ہیں کہ ہر سطح کی ملازمتوں کے امتحانات اردو میں لیے جائیں۔ جس کے نتیجے میں قومی زبان کو فروغ ملے گا اور تمام تعلیمی ادارے قومی زبان کو ذریعہ تدریس بھی بنائیں گے۔ انہوں نے نفاذ اردو کی قرارداد پر دستخط کیے اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ وفد میں مرکزی صدر عطاء الرحمن چوہان، معتمد عام سید مطاہر علی زیدی اور نائب معتمد ثمینہ ریاض چوہدری شامل تھے۔

# گلناز محمود کو تناپ اور ریفارمز تعاون کمیٹی کا منتظم اعلیٰ مقرر کر دیا گیا

کراچی کی معروف سماجی تنظیم ریفارمرز اور تحریک نفاذ اردو پاکستان کے مابین قومی زبان کے نفاذ کی جدوجہد میں اشتراک عمل کا معائدہ طے پایا اور دونوں تنظیموں کے مابین رابطہ کاری اور نفاذ اردو کی سرگرمیوں کو منظم کرنے کے لیے اتفاق رائے سے معروف سماجی کارکن اور سماجی شعبے میں سرگرم عمل محترمہ گلناز محمود کو منتظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ انہوں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد وسط مارچ سے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ وہ کراچی اور ملک کے دیگر حصوں میں شعبہ تعلیم، ذرائع ابلاغ، خواتین اور طلبہ کو متحرک کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ امید ہے ان کی قیادت میں قومی زبان کے نفاذ کی جدوجہد کو مزید تقویت ملے گی۔ محترمہ گلناز محمود سماجی شعبے میں کام کا وسیع تجربہ رکھتی ہیں اور ان کے حلقہ تعارف میں کراچی اور دیگر شہروں میں کام کرنے والی اہم شخصیات اور این جی اوز شامل ہیں۔ شعبہ خواتین کراچی کی صدر محترمہ صباء فضل اور صدر کراچی کلیم علی خان کی مشاورت سے کراچی ڈویژن میں عوامی آگاہی اور دستخطی مہم کو بڑے پیمانے پر شروع کرنے کے لیے ابتدائی مشاورت مکمل ہو چکی ہے۔ کورونا وباء کے خاتمے کے بعد معمولات زندگی بحال ہوتے ہی عوامی آگاہی اور دستخطی مہم کا آغاز کر دیا جائے گا۔ گلناز محمود کا کہنا ہے کہ انہوں قومی زبان کے نفاذ کو اپنا نصب العین بنالیا ہے اور اس جدوجہد میں ہر ممکن قربانی دے کر تحریک نفاذ اردو پاکستان کی قیادت میں قوم کو حقیقی آزادی سے ہم کنار کریں گے۔

# خانیوال میں طلبہ تنظیموں کا نفاذ اردو کے لیے جدوجہد کرنے کا عزم

خانیوال۔ سرپرست تحریک نفاذ اردو محمد اسلم الوری کے دورہ خانیوال کے موقع پر انجمن طلبہ اسلام کے زیر اہتمام جملہ طلبہ تنظیموں کا مشترکہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی محمد اسلم الوری تھے۔ انہوں نے قومی زبان اور یکساں نصاب تعلیم کے حوالے سے طلبہ تنظیموں کے قائدین سے تفصیلی گفتگو کی۔ اس تقریب میں انجمن طلبہ اسلام، اسلامی جمعیت طلبہ، مصطفوی سٹوڈینٹ فیڈریشن، ایم ایس، ایف اور دیگر تنظیموں کے عہدیدار شامل تھے۔ طلبہ تنظیموں نے تحریک نفاذ اردو کے پیش نامے سے اتفاق کرتے ہوئے بھرپور تعاون اور عملی جدوجہد کا اعلان کیا۔

## قلم کارواں کے زیر اہتمام نفاذ قومی زبان مجلس مذاکرے کا اہتمام

اسلام آباد۔ اسلام آباد کی معروف ادبی تنظیم قلم کارواں نے تحریک نفاذ اردو پاکستان کے ساتھ مشترک جدوجہد کا اعلان کرتے ہوئے ہر ماہ کے دورے منگل کو نفاذ اردو پر مجلس مذاکرہ کا اہتمام گزشتہ سال سے شروع کر رکھا ہے۔ قلم کارواں کے صدر نشیں ڈاکٹر ساجد خاکوانی ایک نامور قلم کار، کالج کے پروفیسر اور معروف سماجی رہنما ہیں۔ قلم کارواں کے جملہ عہدیداروں نے تحریک نفاذ اردو پاکستان کے اغراض و مقاصد اور لائحہ عمل سے اتفاق کرتے ہوئے مشترک جدوجہد کا اعلان کیا۔ ان کی ادبی نشست ہر منگل کو اسلام آباد میں منعقد ہوتی ہے۔ انہوں نے ہر ماہ کے دوسرے منگل کی تقریب نفاذ اردو کے لیے وقف کرتے ہوئے اسے اپنی مستقل سرگرمی قرار دے رکھا ہے۔ ہر ماہ کسی نامور ادیب یا شاعر کو نفاذ اردو کے لیے اپنا مقالہ پیش کرنا ہوتا ہے۔

## ادبی تنظیموں کی ڈائریکٹری مرتب کرنے کا کام شروع کر دیا گیا۔

اسلام آباد۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان نے ملک بھر میں قائم ادبی تنظیموں کی فہرست بندی شروع کر دی ہے اور مرکزی میں شعبہ ادب قائم کر کے معروف شاعر اور حلقہ ارباب ذوق اسلام آباد کے سابق سیکرٹری جنرل مظہر مسعود سید، اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل کو اس کے لیے رابطہ کار مقرر کیا ہے انہوں ادبی تنظیموں کی فہرست بندی اور ان سے انہیں نفاذ اردو کے لیے متحرک کرنے اور تحریک نفاذ اردو کے ساتھ مل کر نفاذ اردو کی جدوجہد کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ سید مظہر مسعود سے فون نمبر 03335504425 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ادبی تنظیموں کے کوائف ای میل پر بھی ارسال کیے جا سکتے ہیں۔Email. tnupak@gmail.com۔ ادبی تنظیموں کی فروغ ادب کے لیے خدمات قابل قدر ہیں، جو سرکاری طور پر نظر انداز قومی زبان کے تحفظ اور فروغ کے لیے اپنے وسائل سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

# تحریک نفاذ اردو کراچی کی سرگرمیاں

گزشتہ روز تحریک نفاذ اردو کراچی کے وفد نے الخدمت فاونڈیشن کا دورہ کیا الخدمت صوبہ سندھ ایجوکیشن کے سربراہ جناب قاسم رشید سے ملاقات کی اور نفاذ اردو کی تحریک میں حصہ لینے کی خواہش کا اظہار کیا جناب قاسم رشید نے نفاذ اردو قرارداد پر دستخط کئے، صدر کراچی تحریک نفاذ اردو کلیم علی سینئر نائب صدر علاؤالدین، نائب صدر طیب راجپوت، شہزاد شیخ انتصار غوری، جاوید انصاری، عتیق الرحمن اور عمران بھاشانی بھی ہمراہ ہیں

جماعت اسلامی کراچی کے امیر حافظ نعیم الرحمن اور تحریک نفاذ اردو کراچی کے وفد کی ملاقات صدر کلیم علی خان۔ سینئر نائب صدر علاؤالدین۔ انتصار غوری۔ شہزاد شیخ ۔طیب راجپوت ودیگر شریک ہیں

تحریک نفاذ اردو پاکستان کے سرپرست اعلیٰ ڈاکٹر مبین اختر یوم دفاع پر ناظم آباد 1 نمبر پر پرچم کشائی کررہے ہیں اس موقع پر صوبہ سندھ کے صدر جناب سید نسیم شاہ اور کراچی کے صدر جناب کلیم علی خان بھی موجود ہیں

# شعبہ خواتین کراچی کی سرگرمیاں

دستخطی مہم اور یوم نفاذ اردو کی تقریبات صباء فضل صدر شعبہ خواتین کی قیادت میں کراچی کے مختلف علاقوں میں نفاذ اردو کمیٹیاں قائم کی گئی اور جامع اردو کراچی میں 25 فروری کو یوم نفاذ اردو کی تقریب منعقد کی گئی۔ جبکہ دستخطی مہم کا افتتاح جامعہ کراچی کے وائس چانسلر ڈاکٹر خالد عراقی کے دست مبارک کے کروایا گیا۔ محترمہ ثمرین خان، نائب صدر شعبہ خواتین بھی فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔

## قومی ترقی کے لیے اردو کا نفاذ ناگزیر ہے، ڈاکٹر خالد عراقی

**اردو کو ہمیشہ سے دستوری تحفظ بھی حاصل ہے، تحریک نفاذ اردو کراچی کے وفد سے گفتگو**

میرپورخاص (بیورو رپورٹ) قومی ترقی کے لیے قومی زبان اردو کا نفاذ ناگزیر ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر خالد عراقی نے تحریک نفاذ اردو کراچی کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قومی زبان کا مسئلہ تو قائداعظم نے پاکستان کے قیام کے فوری بعد حل کر دیا تھا اور اردو کو ہمیشہ سے دستوری تحفظ بھی حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نفاذ اردو کے لیے مزید کسی قانون سازی کی ضرورت بھی نہیں۔ ڈاکٹر خالد عراقی نے کہا کہ جامعہ کراچی نفاذ اور فروغ اردو کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرتی رہے گی۔ انہوں نے نفاذ اردو کیلئے دستخطی مہم کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مہم کے نتیجے میں عوامی آگاہی میں اضافہ ہوگا اور حکومت کو بھی نفاذ اردو پر توجہ دینا پڑے گی۔ وائس چانسلر سے ملاقات میں اندازہ ہوا کہ محترم اردو کے قدرداں اور پاکستان میں اردو کے نفاذ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ وفد میں صدر تحریک نفاذ اردو کراچی کلیم خان ڈاکٹر، حسیب خان کورڈینیٹر ثناء اللہ، صباء فضل، صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان شعبہ خواتین کراچی سینٹر نائب صدر محترمہ صالحہ سلمان سیکرٹری جنرل محترمہ ثناء خان محترمہ عذرا فردوس نائب صدر شامل تھے۔ اسکے بعد وزیراعظم کے اعلان کردہ کشمیر پر ہونے والے مظالم اور بھارت کے غاصبانہ قبضے کے خلاف جامعہ کراچی میں وائس چانسلر کی قیادت میں شدید احتجاج ریکارڈ کرایا۔

ظفر اللہ ثاقب

قائد کا فرمان ہے اردو

اپنے وطن کی پہچان ہے اردو

سندھ سے لے کر خیبر تک

مرد و زن کی زبان ہے اردو

نفاذ اردو ہو کر رہے گا

تحریک کا اعلان ہے اردو

عامر شریف

ساتھ مل کر کام کرنا ہے

بس یہی اہتمام کرنا ہے

اب بہاریں کھلیں گی آنگن میں

ہم نے اردو کو عام کرنا ہے

چوہدری رب نواز ثاقب

سابق صدر ضلع اوکاڑہ ذاتی مصروفیات کے باعث تنظیمی عہدے کے مستعفی ہوئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ وہ نفاذ اردو کے حقیقی ترجمان ہیں

## سفیر اردو

فہد عبد اللہ، ملتان

# تحریک نفاذ اردو (شعبہ خواتین) لاہور

عنبرین ندیم، معتمد ضلع

فرزانہ کاشف سنیئر نائب صدر

افشیں شہریار، صدر لاہور

ادیبہ ضیا، نائب صدر

آسیہ صدیق، صدر میاں میر

ساجدہ عصر، نائب صدر شاہدرہ

حنا علی، نائب صدر لاہور

سمیرا مدثر، نائب صدر لاہور
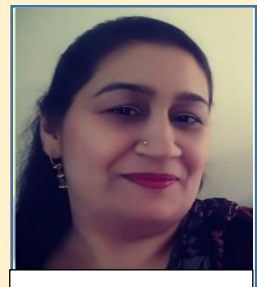
سمن شریف صدر کیولری گراونڈ

روبینہ اکبر صدر پیراگون سٹی

ام کلثوم، صدر ویلنیشاٹاون

بشریٰ علی صدر گلشن راوی

آمنہ زوہیب صدر لکشمی چوک

نبیلہ کوثر صدر سلامت پورہ

# سر گرمیاں شعبہ خواتین لاہور
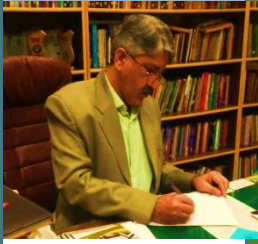
لاہور شعبہ خواتین پروفیسر افشین شہریار کی قیادت میں نفاذ اردو کے لیے سرگرم کردار ادا کر رہا ہے۔ گزشتہ تین ماہ میں ماہانہ اجلاس باقاعدگی سے لاہور لرننگ کیمپس میں منعقد ہوئے۔ وفود کی صورت میں لاہور کی مایہ ناز شخصیات سے ملاقاتوں کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں قابل ذکر بیگم خالدہ منیر الدین چغتائی، مجلس ترقی ادب کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر تحسین فراقی، پروفیسر ظہور احمد اظہر، پنجاب یونیورسٹی اورئینٹل کالج، ڈاکٹر انیلا سلیم سے ملاقات بھی ہوئی اور دستخط بھی لیے گے۔ اورینٹل کالج میں ڈاکٹر ضیاء الحسن اور پروفیسر ایمریطس خواجہ محمد زکریا نے بھی دستخطی مہم میں حصہ لیا۔

نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے زیر اہتمام ہونے والی ایک نشست میں افشین شہریار کے ساتھ، سینئر نائب صدر مسز فرزانہ کاشف، نائب صدر عالیہ مسعود عثمانی معتمد عنبرین ندیم، دستخطی کمیٹی کی صدر نبیلہ کوثر کے علاوہ خرم بابر بھی ساتھ تھے۔ قربان سکول اور کالج والٹن کی پرنسپل عابدہ محمود سے ملاقات کی اور آگہی پر گفت وشنید کے علاوہ نفاذ اردو کی قرارداد پر دستخط بھی لیے گئے۔ اسی طرح گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا بھی دورہ کیا گیا، ڈاکٹر فرزانہ فردوس، ڈاکٹر سفیر حیدر س ملاقات ہوئی اور قرارداد پر دستخط کرنے کے علاوہ انہوں نے نفاذ اردو کے لیے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

لاہور شہر میں چھ سے زائد نفاذ اردو کمیٹیاں قائم ہیں جن میں لکشمی چوک، سلامت پورہ، ویلنشیا ٹاون، گلشن راوی، پیراگون سٹی، کیولری گراونڈ اور شاہدرہ کے علاقے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی علوم اسلامیہ کی طالبات بہت متحرک کردار ادا کر رہی ہیں۔ اگلے مرحلے پر لاہور کی تمام جامعات اور ڈگری کالجوں میں نفاذ اردو کمیٹیاں قائم کر کے طلبہ وطالبات کو جدوجہد میں شریک کیا جائے گا۔ مارچ میں سرگرمیوں کا تسلسل طے تھا، جو وبائی امراض کی وجہ سے عارضی تعطل کا شکار ہوا۔

پروفیسر ظہور احمد اظہر

ڈاکٹر تحسین فراقی

# ریفارمرز کا تحریک نفاذ اردو پاکستان کے ساتھ نفاذ قومی زبان کے لیے اشتراک عمل پر اتفاق رائے

کراچی کی معروف غیر سرکاری تنظیم ریفارمرز نے قومی زبان اردو کے نفاذ کی جدوجہد میں تحریک نفاذ اردو پاکستان کے اغراض و مقاصد اور لائحہ عمل سے اتفاق کرتے ہوئے اشتراک عمل کی مفاہمت پر دستخط کئے ہیں۔ ریفارمرز کے منتظم اعلیٰ سید عزیز اللہ الرفاعی اور چیئرپرسن گلناز محمود نے کراچی میں شعبہ خواتین کی صدر صباء فضل اور صدر کراچی کلیم علی خان سے تفصیلی ملاقات کے بعد نفاذ اردو کی جدوجہد اور سرگرمیوں کا تفصیل سے جائزہ لینے کے بعد اشتراک عمل کی مفاہمت پر دستخط کئے۔ ریفارمرز سماجی شعبے میں کام کرنے والی معروف تنظیم ہے جو تعلیم، سماجی بہبود اور صحت عامہ اور عوام آگاہی پر کام کر رہی ہے۔ سید عزیز اللہ رفاعی مثبت سوچ اور باکردار زندگی کے داعی ہیں اور معاشرے سے منفی سوچ اور تخریب کاری کے خاتمے کے لیے مصروف عمل رہتے ہیں۔ محترمہ گلناز محمود تعلیم کے شعبے میں ایک متحریک شخصیت کا نام ہے۔ جو پسماندہ علاقوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے سرگرم عمل ہیں۔

دونوں شخصیات قومی زبان کے نفاذ کے لیے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور انگریزی زبان کے ناجائز تسلط کو قوم کے لیے زہر قاتل خیال کرتے ہیں۔ ان کے اشتراک سے کراچی اور دیگر علاقوں میں نفاذ کی سرگرمیوں کو پھیلانے کا کے امکانات روشن ہوگئے ہیں۔ تحریک نفاذ اردو پاکستان کے صدر عطاء الرحمن چوہان نے سید عزیز اللہ رفاعی اور محترمہ گلناز محمود سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں تحریک نفاذ اردو کے پلیٹ فارم پر خوش آمدید کہا اور اس توقع کا اظہار کیا کہ ریفارمرز کی کہنہ مشق ٹیم اور جناب رفاعی تجربات قومی زبان کے نفاذ کے اثاثہ ہیں۔

چیف جسٹس گلزار احمد خان نے جسٹس مظہر نقوی سے انگریزی میں حلف لے کر دستور پاکستان اور عدالت اعظمیٰ کے فیصلوں کا جو مذاق اڑایا ہے، وہ ملک میں قانون شکنی اور عدالتی فیصلوں کو بے توقیر کرنے کا سبب بنے گا۔

تحریک نفاذ اردو پاکستان Fb/TNPAK

ڈاکٹر میاں محمد اکرم کا خط بنام صدر پاکستان

حضرت قائداعظم کے ارشادات اور واضح موقف، آئین پاکستان اور سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلوں اور قومی اُمنگوں کے پیش نظر اُردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنانا از حد ضروری ہے۔ ضرورت اس اَمر کی ہے کہ اُردو کو ہماری دفتری زبان، عدالتی زبان، مقابلہ کے امتحانات کی زبان اور ذریعہ تعلیم کے طور پر اختیار کیا جائے۔ اس حوالہ سے مقتدرہ قومی زبان اور اُردو سائنس بورڈ جیسے اداروں کے کام کو تعلیمی اداروں میں رائج کیا جائے۔

صدر تنظیم اساتذہ پاکستان

تنظیم اساتذہ پاکستان

آفاق احمد

باغ، آزاد کشمیر سے تحریک کے متحرک رہنماء

# مفتی سیاح الدین کاکاخیل سے ملاقات

اسلام آباد۔ صدر تحریک نفاذ اردو پاکستان عطاء الرحمن چوہان نے چوھدری منشاد کے ہمراہ ممتاز عالم دین مفتی سیاح الدین کاکاخیل سے ملاقات کی۔ انہوں نے نفاذ قومی زبان کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

# شعبہ خواتین خیبر پختون خواہ

سدرۃ المنتہی صدر پشاور | شازیہ اشرف نائب صدر | ڈاکٹر سیما شفیع صوبائی | رانی شاہ معتمد اضافی

النعمان ماڈل سکول، ترلائی اسلام آباد کے طلبہ وطالبات نے یوم نفاذ اردو کے موقع پر کتبوں کی نمائش کے ذریعے نفاذ اردو کے عزم کا اظہار کیا تحریک نفاذ اردو شعبہ خواتین اسلام آباد کی نائب صدر محترمہ رضوانہ کوثر نئی نسل کو قومی زبان سے آگاہی کے لیے گاہے گاہے اس طرح کی تخلیقی سرگرمیوں کا اہتمام کرتی رہتی ہیں

## ترانہ

### بنام تحریکِ نفاذِ اردو

احمد محمود الزمان (صدر تی ایوارڈ یافتہ)

حُسن تدبیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو
ذوق تعمیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

فرد وملت سے ہے وابستہ اسی کے دم سے
اپنی جاگیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

منتشر ہونے نہیں دیتی کبھی لوگوں کو
تقدیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

اس کی تنظیم میں اک درس ہے یک جہتی کا
جاں کی تطہیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

رہروِ شوق کی منزل کا نشان دکھلائے
مشل تنویر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

نورِ امید رکھے اس کے عمل کو روشن
کہاں دلگیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

اس کو ہر حال میں مقصود ہے جمعیتِ قوم
ردِ تکفیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

سارے افراد کا فکر و نظر اک جیسا
ذوق تسخیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

نوجوانوں کی طرح اپنے عمل میں پُرجوش
عقل میں پیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

فرد کو دوسرے افراد سے مربوط رکھے
ایسی زنجیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

جس کا ہر لفظ دِل وجاں میں اتر جاتا ہے
ایسی تقریر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

خواب دیکھا ہے جو اربابِ وطن نے احمدؔ
اس کی تعبیر ہے تحریکِ نفاذِ اُردو

پی ایس ایل میچ کے دوران تحریک نفاذ اردو کراچی کے رضاکاروں نے کلیم علی خان صدر کراچی ڈویژن کی قیادت میں نفاذ اردو کے لیے کتبے آویزاں کئے

**اردو رسم الخط کا تحفظ ---- قومی ورثے کا تحفظ ہے**

نفاذاردو کے لیے جاری ملک گیر دستخطی مہم میں حصہ لیں
نفاذاردو کمیٹی
چک نمبر130ر-ب ریتیاں نبی بخش والیاں
تحصیل جھمرہ ضلع فیصل آباد
صدر سعدیہ کوثر، نائب صدر ثوبیہ کوثر
جنرل سیکریٹری شاہد محمود ہوں
رابطہ نمبر03324806629
تحریک نفاذ اردو پاکستان

سرکل 55/2L اوکاڑہ
نفاذ اردو کمیٹی
رابطہ نمبر03007627277
تحریک نفاذ اردو پاکستان

خیر پور شہر، ضلع بہاول پور
نفاذ اردو کمیٹی
رابطہ نمبر0301 4907372
تحریک نفاذ اردو پاکستان

نفاذاردو کے لیے جاری ملک گیر دستخطی مہم میں حصہ لیں
محترمہ حمیرا عالم کھٹانہ
کو صدر نفاذاردو کمیٹی علی پور چٹھہ، تحصیل
وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مقرر کیا گیا ہے
رابطہ نمبر03451495503
نفاذ اردو کمیٹی
تحریک نفاذ اردو پاکستان

یونین کونسل سوکڑ، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈی جی خان
نفاذ اردو کمیٹی
رابطہ نمبر03457141361
تحریک نفاذ اردو پاکستان

نفاذاردو کمیٹی لودھراں شہر
قومی زبان کے نفاذ کے لیے دستخطی مہم میں حصہ لینے کے لیے
رابطہ قاری سیف اللہ ربانی03087784960
تحریک نفاذ اردو پاکستان

جناب غلام اکبر بھٹی صاحب
کو تحریک نفاذاردو ضلع خوشاب کا
سرپرست اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔
تحریک نفاذ اردو پاکستان

نفاذاردو کے لیے جاری ملک گیر دستخطی مہم میں حصہ لیں
ممتاز شاعرہ اور سماجی کارکن
محترمہ ثناء نوشین
کو تحریک نفاذاردو ڈیرہ اسمٰعیل خان شعبہ خواتین
کا صدر مقرر کر دیا گیا
ثناء نوشین
تحریک نفاذ اردو پاکستان

اسمٰعیل آباد ٹاؤن، ملتان
نفاذ اردو کمیٹی
رابطہ نمبر03041700652
تحریک نفاذ اردو پاکستان

نفاذاردو کمیٹی، کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
نفاذاردو کے لیے ملک گیر دستخطی مہم میں بھرپور کردار ادا کریں
رابطہ03039393786
تحریک نفاذ اردو پاکستان

نفاذاردو کمیٹی جنڈ ضلع اٹک
نفاذاردو کے لیے ملک گیر دستخطی مہم میں بھرپور کردار ادا کریں
جنڈ ضلع اٹک میں دستخطی مہم کے لیے رابطہ03165530529
تحریک نفاذ اردو پاکستان

نفاذاردو کمیٹی چارکوپل، مردان
قومی زبان کے نفاذ کے لیے دستخطی مہم میں حصہ لینے کے لیے
رابطہ زین العابدین03057802728
تحریک نفاذ اردو پاکستان

بدر زمان وانہ
صدر نفاذاردو کمیٹی،
سید مسعود کاظمی
معاون امور تربیت

قومی زبان اردو کو نافذ کرو

## رومن اردو....ایک منظم سازش۔۔۔عطاء الرحمن چوہان

خلافت عثمانیہ دنیامیں اسلامی تشخص کا استعارہ تھی۔ صرف چند سالوں میں اس کا ذکر تک مسلمانوں کی گفتگو، مجالس، مضامین، مکالموں اور کتب سے غائب ہو گیا ہے۔ براعظم پاک وہند کے مسلمانوں نے تو ترکوں سے بھی چند قوم آگے بڑھ کر خلافت تحریک چلائی تھی لیکن آج ہماری نسل خلافت تحریک اور خلافت عثمانیہ کے نام سے بھی واقف نہیں۔ ترکی ٹوپی علامہ اقبال، مرزا اسد اللہ خان غالب اور کئی دیگر قائدین خلافت عثمانیہ سے اپنی عقیدت کے نشان کے طور پر پہنتے تھے۔

جب ترک قوم کے میر جعفر کمال اتاترک نے خلافت عثمانیہ کی بغل میں چھرا گھونپا، مغربی آقاوں کے اشارے پر اسرائیل کے قیام میں بنیادی کردار ادا کیا۔ سلطنت عثمانیہ کے زیر اثر ممالک بالخصوص فلسطین سے از خود پسپاہی اختیار کی۔ ترکی کی مساجد کو اصطبوں میں تبدیل کیا اور ترکی میں خواتین کے پردے پر پابندی لگائی۔ سب سے خطرناک کام اس نے یہ کیا کہ ترک زبان کو عربی رسم الخط سے رومن رسم الخط میں بدلا۔ وہ محض رسم الخط کی تبدیلی نہیں تھی بلکہ اس کے ذریعے ترک قوم کو اسلام سے کوسوں دور لے جانے کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو ترک تہذیب وثقافت سے محروم کرنے کا ایجنڈا تھا۔

آج یہی سازش براعظم پاک وہند میں اردو کے ساتھ ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے تعلیمی اداروں سے اردو مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں عوام کی زبان اردو ہے لیکن نئی نسل اردو لکھنے سے قاصر ہے۔ اس لیے وہ مجبوراً رومن اردو لکھ رہے ہیں۔ مقبوضہ جموں کشمیر کی سرکاری زبان اردو ہونے کے باوجود نصاب تعلیم سے اردو کو خارج کرنے کے نتیجے میں آج کی نسل اردو کے حروف تہجی سے ناآشنا ہیں اور اپنا نام بھی اردو میں لکھنے سے قاصر ہے۔

پاکستان میں گزشتہ عشرے میں نصاب تعلیم کو مکمل طور پر انگریزی میں بدل دیا گیا ہے۔ جبکہ اشرافیہ کی اولادیں تو قیام پاکستان سے ہی انگریزی ہی پڑھتی رہی ہیں۔ پاکستان میں رابطے اور لین دین کی زبان تو اردو ہے اور انگریزی کا اب تک معاشرے میں چلن نہیں ہو پایا۔ ایسے میں اشرافیہ کے گھروں سے رومن اردو نے جنم لیا اور آج موبائل فون سروس فراہم کرنے والی کمپنیاں، مشروبات اور دیگر روزمرہ استعمال کا سامان بنانے وال ملٹی نیشنل کمپنیوں کی سرپرستی اور اربوں روپے کے اشتہاری بجٹ کے ذریعے رومن اردو کا زہر ہمارے معاشرے میں پھیلایا جا رہا ہے۔

یہ بات چند خاندانوں تک محدود نہیں بلکہ ایک منظم سازش سے اہل پاکستان کو اردو رسم الخط سے غیر محسوس انداز میں محروم کرنے کی منظم سازش ہے۔ جس کے نتیجے میں ہم اپنی تہذیب اور ثقافت سے محروم ہو جائیں گے۔ اپنے دینی عقائد، اقدار اور تعلیمات ہمارے لیے اجنبی ہو جائیں گے۔ یوں ہمارا مذہب، ہماری تہذیب، ہماری اقدار اور روایات نئی نسل کے لیے مذاق سے زیادہ کچھ بھی حیثیت نہیں ہو گی۔ اشرافیہ طبقہ ان سب اوصاف سے محروم ہو چکا ہے اور اب عوام کو بھی ان کے ماضی سے کاٹا جا رہا ہے۔

دشمن نے تو اپنا کام کرنا ہے، اس پر تو حیرانگی کی کوئی بات نہیں۔ فکر مندی اس بات کی ہے کہ بائیس کروڑ عوام، سیاسی قائدین، مذہبی پروہت اور اہل علم سب ہی اس رو میں بخوشی بہہ رہے ہیں۔ کہیں کوئی توجہ اور مزاحمت نظر نہیں آرہی۔ ہم آنکھیں بند کر کے استعمار کی تقلید کیے جا رہے ہیں۔ ہمارے ہاں پانچ جماعت پڑھا ہوا فرد بھی انگریزی میں دستخط کرنے کو اعزاز سمجھتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ علماء کرام بھی قومی زبان میں دستخط کرنے میں عار محسوس کرنے لگے ہیں۔ قومی شناختی کارڈوں پر نوے فیصد شہریوں نے انگریزی میں دستخط ثبت کر رکھے ہیں۔ نوکر شاہی اور سیاستدانوں میں دو تین کے علاوہ سب ہی انگریزی میں دستخط کرتے ہیں حالانکہ یہ خالصتاً استحقاقی معاملہ ہے۔ الحمدللہ تحریک نفاذ اردو پاکستان نے ملک سے انگریزی کے جابرانہ تسلط کے خلاف جدوجہد شروع کر دی ہے اور اس کے اثرات ملک کے طول و عرض میں محسوس بھی ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کے پڑھے لکھے لوگ، سیاسی اور مذہبی قائدین، طلبہ تنظیمیں اور باشعور طبقات انگریزی زبان کے غاصبانہ قبضے اور رومن اردو کے زہر افشانی کے خلاف آواز اٹھائیں، عوام کو بیدار کریں اور اس استعماری سازش کی بیخ کنی کے لیے رات دن ایک کر دیں۔ اس کے بغیر عالمی استعماریت کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہو گا۔

تحریک نفاذ اردو پاکستان کے سرپرست اعلیٰ جناب ڈاکٹر مبین اختر صاحب نے تحریک پاکستان کے معروف کارکن اور سابق وزیر اعلیٰ سندھ جناب الحاج شمیم الدین صاحب کی عیادت کی اس موقع پر معتمد صوبہ سندھ جناب صبغت اللہ شاہ اور کراچی کے صدر جناب کلیم علی خان بھی موجود تھے۔ الحاج شمیم الدین نے تحریک نفاذ اردو کی دستخطی مہم کو سراہتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اردو پاکستان کی موت اور زندگی کا مسئلہ ہے اردو کو فل فور رائج کیا جائے

# سفیران اردو --- قائداعظم کے بے لوث سپاہی

**خضر منہاس**

چکوال سے تعلق، قومی زبان کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر دن رات اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں

**خالد مسعود بزمی**

ہارون آباد سے تعلق، قومی زبان کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ صحافت سے تعلق ہے۔ ابلاغی محاذ پر دن رات محنت کر رہے ہیں۔

**حمیرا عالم کھٹانہ**

حافظ آباد سے تعلق، قومی زبان کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہیں۔ سوشل میڈیا پر پوری دلچسپی سے فرائض انجام دے رہی ہیں

**رابعہ عصری**

ملتان سے تعلق، قومی زبان کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہیں۔ واٹس ایپ پر خواتین کے گروپوں میں گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

**عاطف شہزار**

ایبٹ آباد سے تعلق، قومی زبان کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں

**ملک عبدالغفار**

کوٹلی سے تعلق، قومی زبان کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں